الحمد للہ

حضرات رسالے تو آپنے بہت دیکھے ہونگے ندوے کے، دین علمائے اہلسنت نے
چالیس سے زائد رسائل شائع فرمادیے حضرات ندوہ بھی اپنے ایمان وہر قول اہل
سنت کے خلاف ندوہ کی حمایت مین رسالہ بازی محض خودکشی سے باز نہ رہے مگر یہ سہل
وصاف دوسرا بالانصاف رسالہ بھی حجت الہیہ کا ایک روشن آئینہ ہے تعصب کی پٹی آنکھ سے
اول تا آخر ایک نگاہ دیکھنا شرط ہے پھر ندوہ کی ضلالات ندویان کی ابطالات اسکی روداد
رسالون کا ابطال بالخصوص سوم روداد کلان کا بیان اگر علانیہ ظاہر نہ ہو جائے تو ہم

مسمی بنام تاریخی

سیوف العنوہ علی قوائم الندوہ

١٣١٥ھ

تصنیف لطیف

مولانا محمد الوحید بن السید الاحمد : سید محمد امیر احمد صاحب حسینی بخاری قادری
مجددی فضل رحمانی

مطبع اہل سنت وجماعت واقع بریلی مین طبع ہوا

P 3	P 4	P 5	P 6	P 7
P 28	P 29	P 30	P 31	P 32
P 53	P 54	P 55	P 56	P 57
P 78	P 79	P 80	P 81	P 82
P 103	P 104	P 105	P 106	P 107
P 128	P 129	P 130	P 131	P 132
P 153	P 154	P 155	P 156	P 157
P 178	P 179	P 180	P 181	R 1

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی انزل الکتاب و اظہر الصواب و امرنا باجتناب عن اہل الضلال و التباب و افضل الصلاۃ و
اکمل السلام علی امام الانام سید الرسل الکرام المحذر عن صحبۃ المبتدعین اللئام و علی آلہ الطیبین و صحبہ الطاہرین
الاشداء الناصرین علی اہل الاہواء المفسدین و لو کرہ المبطلون من المفتنین و المعتدین اعاذنا اللہ من شرہم
اجمعین آمین اما بعد اہل عقل و انصاف پسند حضرات بخوبی جانتے ہین کہ جس وقت سے یہ افواہ مشہور ہوا تھا کہ کانپور
مین علمائے اہلسنت ایک مذہبی جلسہ بغرض تائید مذہب و اشاعت علوم دینیہ منعقد کرنا چاہتے ہین تمام اہل سنت کو
مسرت حاصل تھی لیکن افسوس کہ انعقاد جلسہ کے بعد اُس کے طریقہ عمل پر غور کرنے سے واقفین حال و خیرخواہان
جلسہ کو کمال پریشانی لاحق حال ہوئی کہ الٰہ العالمین یہ ماجرا کیا ہے وہی علما جو قائلین نقصان قرآن مجید جمع کردہ حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ کو باوجود اُن کے کلمہ گو اور مصلی اہل القبلہ ہونے کے کافر کہتے تھے وہی علما جو
اپنے فتاوے اور رسائل مین لاعنین و طاعنین صحابہ کرام کو گمراہ بلکہ سید احمد خان بہادر اور اُنکے
معتقدین و مؤیدین کو کتب تفاسیر و عقائد مین کافر و ملحد ٹھہرا چکے تھے وہی علما جو وہابیہ و غیر مقلدین کو گمراہ
اور مبتدع سمجھتے تھے وہی علما جو بدلیل قرآن و حدیث کے روافض و نیچریہ و وہابیہ سے میل جول صحابہ
مخالفان اہلسنت کو منع کرتے تھے وہی علما جو روافض و وہابیہ و نیچریہ مین کوشش بلیغ فرماتے تھے اتحاد کے
[illegible] آج اس جلسہ مین برخلاف اپنی تحقیقات سابقہ کے قولاً و فعلاً کار روائی کرتے ہین مسرت
ہین جس سے عوام اہلسنت بلکہ خود مذہب اہلسنت کو نقصان عظیم پہنچتا ہے لہذا بہ التماسات اصرار و کمال الحاح ناظم
صاحب سے کہا گیا کہ اس فساد فی الدین کی اصلاح ضرور ہے اس فتنہ کا انسداد اسی وقت ہونا چاہیے۔ ناظم

علام کیا خاص پر بھی بعیت نہ اٹھ پڑتا تھا اسلام کی خوبیوں کو نہایت شد و مد کے ساتھ اچھے اور مخالفین کے
اقوال سے بچا کر اسلام کی حقیقت اور کلمہ شہادت و ایمان مجمل و مفصل کی تشریح کر کے سب فرق اہل اسلام کا دین میں
شامل ہونا ثابت کیا اور باوجود شمول نفس الایمان بعض جزئی مسائل کے اختلاف پر ایک دوسرے کو کافر
بدعتی کہنے کو مستند فقہا کی کتابوں سے ناجائز ثابت کیا الخ ملخصاً۔

ندوہ کی پہلی برکت یہ ہے ہم مقلدان اور اہلحدیث ایک دوسرے کو موحد اور مومن جانتے ہیں اور کسی
مومن کو مشرک اور بدعتی کہنا سخت گناہ جانتے ہیں اور نہ خود کسی فقہ یا امام کو برا کہتے ہیں اور نہ کسی کا
برا کہنا یا جاننا جائز جانتے ہیں اور ہم لوگ ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھنا بلاکراہت جائز جانتے ہیں
الخ رسالہ **اتفاق** مولوی **ابراہیم** صاحب آروی جو ندوے میں نہ فقط پاس ہی ہوا ہے بلکہ اراکین ندوہ کا کمال ہی
مرغوب و محبوب و معتقد علیہ ہے اور اس وقت تک برابر شائع کیا جاتا ہے اس میں نہایت تفصیل و توضیح کے
ساتھ ندوے کے مذہبی خیالات ظاہر کیے گئے ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے میں اسلام کی حالت پر اجمالی نظر ڈالتے
ہی اس کے ارکین حضرات علما و مشایخین و مدرسین و واعظین و مناظرین و مصنفین و مؤلفین وغیرہ وغیرہ میں رات دن
فتنہ و فساد و شقاق و نفاق کی گرم بازاری دیکھنے لگا ہوں اگر کسی کافر کو بھی مسلمان کرتے ہیں تو فقط کلمہ شہادت
پڑھا لیتے ہیں اور جب ہر فرد اہل اسلام کلمہ شہادت پڑھتا ہے پھر کسی کی ہتک حرمت کیونکر حلال ہو سکتی ہے
مسائل جزئیہ کے اختلافات پر دوسرے کی اہانت کرنا اللہ و رسول کی اہانت ہے یہ بات خوب یاد رکھنے کی ہے
کہ ایک بات کا دوسری بات سے لازم آجانا اور شے ہے اور اس لازم کا التزام کر لینا اور شے ہے زید کے
قول سے بکر کے نزدیک کفر لازم آجاتا ہے اور زید اس کفر کا ملتزم نہ ہو تو اس سے زید کافر نہیں ہو جاتا مثلاً
حنفی شافعی اور اہلحدیث کا یہ مسئلہ ہے کہ متروک التسمیہ کھانا حلال ہے اور مالکی مذہب میں حرام ہے اب
صورت میں حنفی شافعی اور اہلحدیث کے قول سے مالکی کے نزدیک اور مالکی کے قول سے حنفی شافعی اور
اہلحدیث کے نزدیک کفر لازم آجاتا ہے کیونکہ حلال کو حرام کہنا یا حرام کو حلال کہنا یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔
لیکن چونکہ کوئی فریق اس کفر کا ملتزم نہیں لہذا کوئی فریق کافر نہیں ہو سکتا ندوہ یہ چاہتا ہے کہ ہر فرقے کے
مسلمان اپنے اپنے مذہب پر دیانتہً قائم رہنے کے ساتھ ملے جلے رہیں ان میں مذہب ایک نہیں سو ہوں
ہر وہ شخص جو اللہ و رسول کو بلا اکراہ مانتا ہے وہ بیشک ہمارا مسلمان بھائی ہے۔ کیسے باشندہ ان میں جو اللہ و
رسول سے زیادہ محبت اور تقوے رکھتا ہے اللہ کے نزدیک اسی کا زیادہ مرتبہ ہے کوئی مذہب والا

آرہ وی نے کھڑے ہو کر مجتہد صاحب کا شکریہ ادا کیا الخ آسی مین ہے اہل اسلام میدان تخالف مین جوش
نفسانیت کے سبب مسائل خلافیہ کے حربون سے خودکشی کے مرتکب ہو رہے ہین الخ آسی مین ہو
اس وقت لازم ہے کہ جملہ کلمہ گو اور اہل قبلہ اپنے اپنے دعوون کو واپس لین اور آپس کے مباحثہ کو ترک کر کے
اتفاق پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہین الخ ۔ روئداد جلسہ دستار بندی حالات ندوۃ العلما مین بھی جناب
مولوی محمد عبد الحق صاحب مقرر قرار دیتے تھے کہ جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب تشریف لاتے آتے وقت
آپنے ملاحظہ فرمایا کہ دو یوروپین شیلین عام آدمیون مین بیٹھے ہین جن کی نسبت دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ
ان مین سے ایک پادری ویلکاٹ صاحب ہین اور دوسرے آن کے چھوٹے بھائی لہذا جناب ممدوح نے
ارشاد فرمایا کہ دو پادری صاحبان جو اس وقت ہمارے جلسہ مین تشریف لاتے ہین چونکہ یہ بھی اپنی قوم کے عالم
ہین ہمکو بھی بوجہ اُن کے علم کے عزت کرنا لازم ہے میری رائے ہے ان دونون صاحبون کو بلا کر چبوترہ علما
بٹھانا چاہیے سب نے اس رائے کو پسند کیا چنانچہ پادری صاحبان کو باصرار بالائے چبوترہ علما کی کرسیون پر جگہ دی
گیا انتہی روئداد جلسہ کانپور مین ہے اہل اسلام ہمارے سب گناہ معاف ہو سکتے ہین لیکن نفاق
اور عداوت باہمی کا گناہ معاف نہ ہوگا الخ آسی مین ہے سب مسلمان آپس مین بھائی ہو کر رہین کوئی کسی کو
حقیر نہ جانے الخ آسی مین ہو ابھی [illegible] کہ کا صیغہ ہی اُڑا دیا جاوے الخ آسی مین ہے عہد اصحاب مین
علما کا اختلاف صرف فقہی مسائل مین محدود تھا اگر ان مسائل مین بھی کوئی کسی کا تخطیہ نہین کرتا تھا لیکن آج
ہمارے زمانے مین تخطیہ سے گزر کر لعن و تکفیر پر نوبت پہونچ چکی ہے ۔ الخ ۔ آسی مین ہو افسوس بڑا افسوس
کہ وہ دائرہ فراخ ہوتے ہوتے خواص کو بھی محیط ہو گیا کہ وہ لوگ اعلاء للہیت و اخلاص سے نکلکر نفسانیت و
تعصب کی چال چلنے لگے الخ آسی مین ہو حضرات مقلدین علماء عامل بالحدیث کی آبرو یا تحقیر پر کمربستہ
نہ ہون بلکہ دل سے اُن کا احترام فرمائین کیونکہ عامل بالحدیث اُس حالت مین درجہ اجتہاد کا حاصل نہ ہو مقلد الحدیث
لوگون کا کام ہے الخ آسی مین ہو [illegible] نتیجہ ہو یا بدعتی ہو وہ کہو اُن سے کافر نہ ہو تم نہ اکفرو [illegible] فروعی
مسائل کے جھگڑون کو چھوڑو وہ نہ ہو تم آپس کی کد سے ملکر الخ روئداد مختصر لکھنؤ مین جو تحفہ مین شائع
کی گئی لکھا ہے تحفہ مذہبی رسالہ ہے اور یہ جلسہ بھی مذہبی ہے اس لیے ضرور ہے کہ اسکے سالانہ جلسہ کی مختصر کیفیت
ناظرین کو سنائین الخ آسی مین ہو جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب مہتمم مدرسہ احمدیہ آرہ نے کھڑے ہو کر اپنی تحریر
سنانا شروع کی اور جیسے جیسے دل سوزی اور خلوص کے ساتھ اور بھرا کر وہ سنانے جاتے تھے ویسے ہی

مسلمان کیوں نہ ہو جبکہ کوئی اللہ کا بندہ بتاوے کہ صحابہ کرام و سلف صالحین نے مسلمانوں کی طرح سے
اِس زمانہ میں کوئی ایسا مسلمان کیونکر ہوسکتا ہے کہ جب وہ اپنے کو ایک مسلمان شخص سمجھتا ہے دوسرے
تمام مسلمان بھی اوس کو لا اقل اپنا جیسا مسلمان سمجھیں یا نہیں قیامت یہاں تک ہے اندھیر ہورہا ہے کہ اگر اسلام کے سو
فرقے فرض کرو تو ایک فرقہ جو اپنے کو مسلمان اور بہت ہی اعلے درجہ کا مسلمان سمجھتا ہے بتاوے فرقے کو مسلمان
اُس کی تکفیر نہیں تو تفسیق یا تضلیل ضرور کرتے ہیں اور لا اقل اپنے رتبہ کے اسلام سے کم تو بے شبہ خیال کرتے
ہیں یہ اور بات ہے کہ کسی خاص مسئلہ جزئیہ میں یہ خیال کرلیا جاوے کہ ہم غالباً حق پر ہوں اور دوسرا برسر غلط
اگر یہاں تک ہوتا تو نقصان نہ ہوتا شامت یہ ہے کہ ان جزئیات مسائل میں اپنی تحقیقات سے دوسروں کی تحقیقات کو
کم رتبہ سمجھ کر اُس مسلمان کے اسلام کو کم رتبہ سمجھنے لگتے ہیں ہر شخص اپنی سمجھ پر مکلف ہے اور ہر امر میں حقیقۃ الحال
خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ شخص خدا اور رسول کی اطاعت اُسی میں سمجھتا ہے جس کو ہم خلاف حق خیال
کرتے ہیں تو ہمارا خلاف حق سمجھنا دوسرے کو کیا ضرر پہونچا سکتا ہے اللہ کے معاملات خدا کے معاملات ہیں دنیا
آخرت کا نمونہ ہے دنیاوی معاملات سے مذہبی معاملات کو مقابلہ کرکے بہت اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ
مسلمانوں کے سیکڑوں فرقوں میں سے حق پر کون شخص ہے اور ناحق پر کون خدا کے نزدیک گمراہ کون ہے اور
راہ راست پر کون خدا کس سے راضی ہے اور کس سے ناراض حضرات مقام غور ہے کہ برٹش گورنمنٹ کی رعایا کی
ملت و مذہب میں کسقدر اختلافات ہیں گورنمنٹ کی رعایا برابر آپس میں جنگ و جدال و خیالات رکھتی ہے اور ہزاروں
مقدمات دائر رہتے ہیں مجھے آپ لوگوں سے دریافت کرنا ہے کہ ان مقدمات کے فریقین میں گورنمنٹ کی مطیع
کون ہے اور ان میں گورنمنٹ کی منکر اور باغی۔ یا کون ہے تھوڑی سی توجہ میں آپ یقین کرلینگے کہ ان میں سب کے
سب گورنمنٹ کی مطیع رعایا ہیں ان میں کسی قسم کے مذہب و ملت وغیرہ میں اختلاف رکھنے والے گورنمنٹ کے
باغی ہرگز نہیں ہیں گورنمنٹ نے بھی ان میں سے کسی کو باغی قرار نہیں دیا نہ کسی کو اپنے احکام کا منکر سمجھا گورنمنٹ
سب کو اپنا مطیع خیال کرکے سب کو ایک نظر سے دیکھتی ہے تو خدا کے بندے جو اپنے کو بلا اکراہ مسلمان کہنے
والے اسلامی قانون کے حدود میں رہنے والے باہمی مذہبی جزئی اختلافات سے مسلمانی سے کیوں خارج ہوجا
جیسی تو اپنے اپنے اختلافی مسائل کے ثابت کرنے کیلئے اپنے نزدیک اپنے مدعا کی اثبات میں قانون شرعی ہی پیش کرتا ہے
تو بات یوں ٹھہری کہ اللہ و رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو بلا اکراہ مانتا ہے اور اپنی سمجھ میں اللہ اور رسول کی اطاعت
اپنے اوپر فرض جانتا ہے اور مذہبی کام جو کچھ وہ کرتا ہے اُس میں اللہ و رسول کی اطاعت اور خوشنودی چاہتا

باہمی سلوک و ربط و ضبط بھی علمائے اسلام کی ایک اعلیٰ شان ہے لیکن افسوس کہ وہ اب ہم میں باقی نہیں ربط و ضبط تو درکنار یہاں تو ایک دوسرے کی تکفیر و تفسیق پر اپنی تمام ہمت کو صرف کرنا زندگی کا اعلیٰ مقصد سمجھے ہیں اسلام میں یہ بلا سب بلاؤن سے زیادہ سخت ہے اس کا سبب مسائل جزئیات کے اختلاف پر مناظرہ باہمی ہے اسلام ایک سچا مذہب ہے اسکے اصول سب فرقون میں یکسان رتبہ رکھتے ہیں پھر بھی ایک دوسرے پر تکفیر کو سخن جان لیا ہے اور ادنے ادنے فروعی اختلاف کی وجہ سے کافر مشرک بدعتی کہدینا آسان سمجھ رکھا ہے صحابہ و تابعین و ائمہ اربعہ میں اختلاف تھا اور ایسا اختلاف ہوا ہی کرتا ہے الخ ملخصاً اسی میں مقلد و غیر مقلد کے ذکر میں ہے وہ دونون اہلسنت والجماعت ہیں آپس نہایت خفیف اختلاف سے باہمی نفرت رکھنا اسلامی شان کو داغ بدنامی لگانا ہے اور روح رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اذیت پہونچانا ہے۔ الخ اسی میں ہے مناظرہ کلیۃً بند ہونا چاہیے۔ اسی میں ہے

نذیر جیسے ایک ان سب میں یکتا
نہ دلی ہی میں جنکا ہے جواب اک

وہ حافظ نذیر احمد نکتہ پرور
جو لیتے ہیں اسلام کی جو اکثر

وہ ذی علم حاجی معزز سو قدر
گورنمنٹ کی ہو جو کونسل کے ممبر

وہ ذی علم و فن مجتہد فخر دوران
فلاحی جنہیں ہیچ ہے ہیچ نازان

الٰہی رہے اسکی توفیق یاور
کہ ہو ایک سال اور کچھ آسن ہے

کہ حالات جنہیں غور کر دیکھے
بکر علم و دانش کو ہین جنکا ذکر

ہی ہے یہ مخزن علوم جہان کی
اسی پہ نظر ہو ہر اک قدردان کی

یہ لکھنا ہماری بڑی بیدلی ہے
کہ نہ ہے جنہیں یہ بھی جو ہری ہے

اسی کو نہ تھا جسکو کچھ خدشہ دین
کہا اطلبو العلم لو کان بالصین

زبان عرب بھی نہ آتی تھی انکا
غرض چین ہی کی زبان علم تھا

نہیں یہ بھی کچھ کم ہوا اعجاز سکا
کیا حسن ہے شیعہ سنی اکٹھا

گورنمنٹ عادل یہ بھی ہو مہربان
کہ اپنی رعایا کو دیگی سہارا

کہ اس ڈوبتی ناؤ کو دے سہارا کر
مسلمانونکا پار بیڑا لگا دے

وفا میں تو ثابت قدم ہین اتنے
اگر ناتوانی سے مجبور ہین ہاں

جہان میں فضیلت کا ہو جسکو پیشہ
نہیں فخر تو ہم انکو کہتے ہیں بیجا

کہ اس تیغ براں نہیں جنکو تکبر
جہاں میں ہی جیسے انکے سب پر

سخنگو سخندان سخن رس سخنور
سمیت پہ جنکی نازان ہین سب

ہو مجلس ندوہ پہ جنکا احسان
کیا مستعد قوم کو جسنے ایکبار

وہ دو مجتہد علم کے دو ستارے
لقب ہے جنکا ابو صنائع ہر جا

مسلم ہو پیراسے پیر و جوان کی
کہ دینا جہان ہو قدر نکتہ دان کی

جنہون نے نہیں اسکو جانا کہ کیا ہے
نہیں قدر دنیا میں ذوقی ورا ہے

ہمارا وہ یہ ہو سب میں جوہری ہے
ہمارا انکی وجہ سب پہ قوی ہے

اگر علم سے علم دین تھا ارادہ
تو تھا چین و دین سوا سے کیا علاقہ

کسی علم کا خاص اگر نام لیتے
نہیں کیون علم کے لفظ کو عام کرتے

یہی ہو اگر جذب سکا تو تھا
علیگڈھ کو بھی پیچ لائیگا سچا

غلط ہو نہیں عدل کا کام سچا
فقط اسکے رحم و کرم پہ ہے تکیہ

کریگی گورنمنٹ گر رحم پہ احسان
نہ بجو بینگے ہم بھی صبر تا ایک

اگر ملکی ہم کو بھیجون طاقت
دکھا دینگے کچھ دین اپنی لیاقت

مضمون شاہ سلیمن صاحب آنریری مجسٹریٹ ورکن عظیم ندوہ مین ہے ہمارے معزز دوست شمس العلما
مولانا شبلی نعمانی ہین ایک وہ زمانہ گزرا ہے کہ آپنے دینیات کی طرف توجہ کی قرات فاتحہ خلف الامام مین پر زور
رسالہ لکھا مناظرہ ومباحثہ آپ کا شہرۂ آفاق تھا اسلام کو اس زمانہ مین آپسے کیا فائدہ پہونچا یہ نہین جانتا اور
اب آپ کی کیا حالت ہے رات دن قدما کی کتابون کی سیر ہے حکما کی تحریرون کا ملاحظہ ہے شبلی تالیفات فائدہ مند
تحقیقات بھی لطیف اور سرمایۂ ناز ہے الخ روئداد جلسۂ لکھنؤ مین ناظم صاحب فرماتے ہین مقلد وغیر مقلد کا اختلاف
ایسا ہے جیسا کہ حنبلی شافعی مالکی مین اختلاف ہو ان چارون فریق مین بہت کچھ اختلاف ہے ایک شے شافعیہ کے
نزدیک فرض یا واجب ہے ابوحنیفہ کے نزدیک حرام یا مکروہ اتنا خیال کیجیے کہ بلحاظ عمل واعتقاد دونون فریق کے
کس قدر فرق ہے اگر اسپر خیال کیا جاوے کہ فرض کو ممنوع اعتقاد کرنے والا اور حرام کو حلال جاننے والا کیا
تو ایسا سخت حکم لگایا گیا ان چارون گروہون مین اسلامی شرکت بھی نہ ہوگی الخ ملخصا
اکثی مین ہو عوام کے ذہن مین علما ہی نے ایسی باتین ڈالی ہین جن کے سبب سے انہین وقت پر اشتعال ہوتا
اکثی مین ہو محکمہ افتا ہے جو شخص کسی قسم کا سوال ندوہ سے کرے اُس کا جواب نہایت تحقیق و تنقیح سے دیا
جاوے خواہ وہ سوال متعلق احکام فقہ سے ہو یا اعتقادات اسلامیہ سے سائل خواہ مسلمان ہو یا غیر مذہب والا الخ
اس وقت باعث نزاع ہو رہے ہین اُن کے جواب سے سکوت رہے الخ ملخصا مضامین شبلی مین ہے ہمارے
علما اکثر نتیجہ ہین کس بات کے کہ ان کے علمی زور کا اکھاڑا باہمی جھگڑے ہین شیعہ سنی کے مباحثے پھر وہابی بدعتی کے
جھگڑے اس کے بعد مقلد وغیر مقلد کے سرکتپھول الخ اکثی مین ہو فن روایت کے اصول بھی قابل نظر ہین
ہرچند محققین بہت کچھ رہنمائی کر گئے ہین مگر ہم نے اسکو نظرانداز کر رکھا ہے چنانچہ دیکھیے کیسی روایت ہے
اور اس کے راوی واقعات مین کہان تک غلط بیان کر رہے ہین ابھی بالاستقلال مذہبی جھگڑے ... ہر طرف
روایت کا ایک انبار ہے الخ اکثی مین ہو بالخصوص اس راستے کا ذکر کرنا چاہتا ہون جو ... کا ان
اس مجلس کی تائید مین پاس ہے آپ کو معلوم ہوگا کہ نامور اہل الراے مسلمانون کا جلسہ ہے جو ... سے
قائم ہے جس جوش وہمدردی کے ساتھ ندوۃ العلما کی تائید اس جلسہ مین کی گئی ہے اس کی کیفیت ...
علحدہ مشتہر مضمون پر چھاپی گئی ہے یہ تجویز نواب محسن الملک مولوی مہدی علیخان صاحب نے پیش کی اور سید محمود
صاحب نے اُس کی تائید فرمائی تھی جن کی نسبت یہ کہنا بالکل بے مبالغہ ہے کہ شمس ان کی تربیت یافتہ تمام اعلی خیال
مسلمان انگریزی تعلیم نے ... تک ہندوستان مین پیدا نہین کیا ... مضامین ...

افتادند کہ اہل قبلہ اند و قتال با ایشان جائز نباشد از انجملہ عمر فاروق گفت کیف تقاتل الناس وقد قال[١]
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فمن قالہا فقد عصم منی نفسہ ومالہ
الا بحقہ وحسابہ علی اللہ فقال ابوبکر رضی اللہ عنہ لاقاتلن من فرق بین الصلوٰۃ والزکوٰۃ فان الزکوٰۃ حق المال
قال عمر رضی اللہ عنہ فعرفت انہ الحق الخ جلد دوم میں ہے بعد از ان اشکالے دیگر ظاہر گردید در مقاتلہ
منع کنندگان زکوٰۃ حالانکہ بکلمہ اسلام متکلم بودند حضرت صدیق افادہ فرمود کہ تاویل در ضروریات دین مقبول
نیست عن ابی ہریرۃ[٢] رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ
فاذا قالوا عصموا منی دماءہم واموالہم الا بحقہا وحسابہم علی اللہ فلما کانت الردۃ قال عمر لابی بکر تقاتلہم وقد سمعت
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کذا وکذا فقال ابوبکر لا فرق بین الصلوٰۃ والزکوٰۃ ولاقاتلن من فرق
بینہما قال فقاتلنا معہ فرأینا ذالک رشدًا اخرجہ احمد والبخاری الخ۔

شیخ مجدد وصاحب مکتوبات میں فرماتے ہیں مجرد تلفظ بکلمہ شہادت در اسلام کافی نیست تصدیق جمیع
ما علم مجیئہ فی الدین بالضرورۃ باید وتبرا از کفر وکافر نیز درکار ست نیز مکتوبات میں ہے آدمی از تصحیح اعتقاد
بموجب رائے فرقہ ناجیہ اہلسنت وجماعت کہ سواد اعظم وجم غفیر اند چارہ نبود تا فلاح ونجات اخروی متصور شود
اعتقاد کہ مخالف اعتقاد اہل سنت ہست سم قاتل ست کہ بموت ابدی وعذاب سرمدی میرساند مساہلت در عمل امید مغفرت
دارد اما مداہنت اعتقادی گنجایش مغفرت ندارد الخ نیز مکتوبات میں ہے آنچہ بر ما وشما لازم ست تصحیح

[١] آپ کیونکر لوگون سے قتال کرینگے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں مجھے حکم ہے کہ لوگون سے قتال کرون یہانتک
کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں جسنے لا الہ الا اللہ کہا اس نے اپنا جان ومال مجھسے بچا لیا مگر اس کے حق سے اور اسکا حساب اللہ پر ہے
ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مین بیشک ضرور قتال کرونگا اس سے جو فرق کرے نماز اور زکوٰۃ میں کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے یعنی حدیث
مین حق کا استثنا فرمایا۔ یہ بھی منجملہ حقوق ہے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تو مین نے پہچانا کہ صدیق ہی کی رائے حق ہے ١٢

[٢] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا کہ لوگون سے لڑون یہانتک کہ وہ لا الہ الا اللہ
کہیں جب یہ کہیں تو اسوقت انہون نے اپنے خون ومال مجھسے بچا لیے مگر انکے حق سے اور حساب ان کا اللہ پر ہے جب ارتداد
واقع ہوا امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ سے عرض کیا آپ ان سے لڑینگے حالانکہ آپ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ ارشاد سن چکے ہیں صدیق نے فرمایا نماز وزکوٰۃ میں کچھ فرق نہیں اور مین بیشک ضرور قتال کرونگا ان سے جو انمیں
تفریق کرے امیر المومنین عمر فرماتے ہیں تو ہم نے صدیق کے ساتھ ان لوگون سے قتال کیا اسمیں ہمیں ظاہر ہوا کہ یہی راہ ٹھیک تھی ١٢

حکم بکفر نکنیم مبتدع و ضال دانیم آ گے اس مسئلہ میں بہت بحث و طول ہے گو بواسطہ احتیاط در لعن او توقف کردہ اند تیررد روافض میں فرماتے ہیں چون شیعہ شنیعہ اصحاب را بہ بدی یاد میکنند و سب و لعن ایشان جرات مینمایند علمائے اسلام را واجب و لازم ہست کہ رد آنہا نمایند و مفاسد ایشان ظاہر سازند الخ جناب قاضی ثناء اللہ پانی پتی سیف المسلول میں فرماتے ہیں بار و افض و خوارج و سائیر اہل ہوا محبت و دوستی و آشتی حرام ہست قال اللہ تعالے یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا بطانة من دونکم لا یألونکم خبالا ودوا ما عنتم قد بدت البغضاء من افواہہم وما تخفی صدورہم اکبر وقال اللہ تعالے ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار ولا تتولوا قوما غضب اللہ علیہم اگر کسے گوید کہ مراد ازین آیات منع از موالات و دوستی کفار ست نہ اہل قبلہ گفتہ شود کہ اگر روافض و خوارج را کافر ندانیم می آید و قطع نظر ازان اعتبار عموم الفاظ ہست نہ خصوص مورد و یا و شک نیست کہ کلمہ من دونکم لا یألونکم خبالا الی آخر البغضاء المذکورة فی الآیة وکلمة الذین ظلموا وقوما غضب اللہ علیہم چنانچہ کفار را شامل ست روافض و خوارج را نیز شامل ست یا آنکہ گوئیم کہ الحاق کردہ میشود روافض و خوارج در ین حکم بکفار بقیاس الخ شاہ عبد العزیز صاحب تحفہ اثنا عشریہ میں فرماتے ہیں مانعین زکوٰۃ را کہ در عہد خلیفہ اول مرتد نامیدند بجہت آن ست کہ آنہا منکر وجوب زکوٰۃ بودند و ہر کہ منکر ضروریات دین بود و یا اصل دین را انکار کردہ باشد الخ تفسیر بیضاوی میں فرماتے ہیں در حدیث شریف اذا لقیت الفاجر فالقہ بوجہ مکفہر۔ در حقائق التنزیل مذکور ست کہ سہل بن عبد اللہ تستری فرمودہ من صحح ایمانہ واخلص توحیدہ فانہ لا یانس الی المبتدع ولا یجالسہ ولا یؤاکلہ ولا یشاربہ ولیظہر من نفسہ العداوة ومن داہن المبتدع سلبہ اللہ تعالی حلاوة الایمان ومن تحبب الی المبتدع نزع اللہ نور الایمان من قلبہ

ملہ اے ایمان والو اپنا دلی دوست نہ بناؤ غیروں کو وہ تمہارے نقصان میں کمی نہیں کرتے اور اُن کے دل کی آرزو ہے کہ تم مشقت میں پڑو عداوت اُن کی باتوں میں ظاہر ہو چکی ہے اور وہ جو اُن کے دل میں دبی ہے وہ اس سے بھی زیادہ اور بڑی ہے ۱۲

ملہ نہ جھکو ظالموں کی طرف کہ تمہیں جہنم کی آگ چھوئے ۱۲ ملہ دوستی نہ کرو اُن لوگوں سے جن پر اللہ تعالے نے غضب فرمایا ۱۲

ملہ جب تو کسی فاسق سے ملے تو ترش روئی کے ساتھ پیش آ ۱۲ ملہ جسکا ایمان سچا اور توحید خالص ہے وہ بدمذہب سے انس نہیں رکھتا نہ اُس کے پاس بیٹھے نہ اُس کے ساتھ کھانا کھاتے نہ پانی پیئے الٹے علانیہ عداوت کرتا ہے اور جو کسی بدمذہب سے نرمی کرے اللہ تعالے ایمان کی حلاوت اُس سے چھین لے اور جو کسی بدمذہب سے دوستی پیدا کرے اللہ تعالے ایمان کا نور اُسکے دل سے نکال لے ۱۲

عقائد است بمقتضائے کتاب و سنت بر نہجیکہ علمائے اہل حق شکر اللہ سعیہم از کتاب و سنت آن عقائد را فہمیدہ اند و از آنجا
اخذ کردہ کہ فہمیدن ما و شما از حیز اعتبار ساقط ست اگر موافق افہام این بزرگواران نباشد زیرا کہ ہر مبتدع و ضال
احکام باطلہ خود از کتاب و سنت می فہمد و از آنجا اخذ مینماید والحال انہ لا یغنی من الحق شیئا الخ۔

نیز مکتوبات میں ہے مصداق صحت کشف و الہام مطابقت ست با علوم اہل سنت کہ اگر سر مو مخالف آن ست
از دائرہ صواب بیرون ست ہذا ہو العلم الصحیح و الحق الصریح فماذا بعد الحق الا الضلال۔ اور نیز فرماتے ہیں فساد صحبت
مبتدع زیادہ از فساد صحبت کافر ست و بدترین جمیع مبتدعان جماعہ اند کہ با صحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بغض دارند
اللہ تعالیٰ در قرآن مجید خود ایشان را کفار می نامد لیغیظ بہم الکفار اور نیز فرماتے ہیں اسلام و کفر ضد یکدیگر اند عزت دادن
یکے مستلزم خواری آن دیگر ست حق سبحانہ حبیب خود را میفرماید و اغلظ علیہم چون پیغمبر خود را کہ موصوف بخلق عظیم ست
بغلظت ایشان امر فرمود معلوم شد کہ غلظت با ایشان در خلق عظیم ست پس عزت اسلام در خواری اہل کفر ست
کسیکہ اہل کفر را عزیز داشت اہل اسلام را خوار ساخت عزیز داشتن عبارت از آن نیست کہ ایشان را تعظیم
کنند و بالا نشانند بلکہ در مجالس خود جائے دادن و با ایشان مصاحبت نمودن و ہم زبانی کردن با ایشان داخل اعزاز ایشان ست
ایشان را در رنگ سگان دور باید داشت و اگر غرضے از اغراض دنیاوی با ایشان مربوط باشد و بے ایشان
میسر نشود و شیوہ بی اعتباری را مرعی داشتہ بقدر ضرورت با ایشان باید پرداخت و کمال اسلام آن ست کہ از آن
غرض دنیاوی نیز باید گذشت و با ایشان نباید پرداخت حق سبحانہ در کلام خود کفار را دشمن خود و دشمن پیغمبر خود فرمودہ است
پس اختلاط و موافقت با این دشمنان خدا و رسول از اعظم جنایات باشد و دوستی و الفت با دشمنان خدا جل سلطانہ
و پیغمبر وے شخصے گمان میکند کہ او از اہل ایمان ست و تصدیق ایمان باللہ و رسولہ دارد نمی داند کہ این قسم
اعمال شنیعہ دولت اسلام او را پاک و صاف می برد الخ نیز مکتوبات میں ہے اہل اسلام کو ضروری در کار ست
کہ الحیاء من الایمان ننگ مسلمانی ضرور ست ہموارہ در مقام خواری ایشان باید بود الخ نیز فرماتے ہیں اہل سنت را
تعظیم و توقیر باید داشت و اہل ہوا و بدعت را خوار باید داشت من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ہدم الاسلام و با کفار
کہ دشمنان خدا و رسول اند دشمنی باید نمود و در ذل و خواری ایشان سعی باید نمود و بہیچ وجہ عزت نباید داد و در
مجالس خود را نباید داد و بر آن شدت و غلظت پیش باید کرد الخ نیز مکتوبات میں آیا ہے احوط آن ست کہ

۵ اور سوال یہ کہ وہ حق کی جگہ کچھ بھی کام نہیں دیتا ۱۲ ۵ یہی صحیح علم اور کھلا حق ہے تو کیا ہے بعد حق کے مگر گمراہی ۱۲ ۵ اور سختی
شدت فرمادن پر ۱۲ ۵ جسنے کسی بدمذہب کی توقیر کی اسنے دین اسلام کے ڈھا دینے پر مدد دی ۱۲

سبک داشتن و از حق واجب شرع و دین در گذشتن مثلاً شخصی این شخص را سخت گفت یا ترک تعظیم نمود و در غضب
نیامدن و با وے در پے انتقام نشدن بلکہ سلوک نیک کردن از قبیل حسن خلق و مدارات ست و اگر شخصے حرکتی
مخالف شرع کرد یا ترک تعظیم دین نمود با وے موافقت نمودن و اظہار ناخوشی نکردن از باب مداہنت خواہد شد انتہی
اور اگر ان اکابر کی تحقیقات قابل اعتماد و مستند نہ تسلیم کیجاویں تو ان پر یک لخت پانی پھیر دینے کی ٹھہرے
تو دوسرے لائق فائق واعظ مولوی حقانی کی تحقیقات ملاحظہ ہو عقائد الاسلام میں لکھتے ہیں جو لانبی صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کے جمیع امور میں کہ وہ اللہ کی طرف سے لاتے ہیں اور قطعی الثبوت ہیں دل سے تصدیق
کرنا اور زبان سے بھی اقرار کرنا ایمان اجمالی ہے اور ایمان اجمالی میں کلمہ شہادت دل سے کہنا کافی ہے
جس نے کہا مومن ہو گیا اور ایمان تفصیلی یہ ہے کہ جسقدر دین کی چیزیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت
ہیں تفصیل سے ایک ایک کو سچ جانے اور ان کے حق ہونے کا اقرار کرے اگر ان میں سے ایک کا انکار
کریگا قطعی کافر ہو گا اور کفار کی مانند ابدالآباد جہنم میں رہیگا انتہی اسی میں ہے اہل اسلام کے گمراہ فرقوں کو کہ
خارجیہ رافضیہ قدریہ جبریہ وغیرہا ہیں جب تک ان سے قطعی الثبوت چیز کا انکار یا شک ثابت نہ ہو گا ہم ان کو
کافر نہ کہینگے ہاں بسبب خلاف کرنے جمہور کے یا انکار احادیث مشہورہ کے بالخصوص صحابہ کی تحقیر کرنا و طعن
کرنے کے یا سب و شتم کرنے اکابر دین کے گمراہ کہتے ہیں اور اگر ان میں کوئی فرقہ قطعی الثبوت کا انکار کریگا
یا اس میں شک کریگا تو بالکل کافر ہو جاویگا اور ملت محمدیہ سے خارج ہو گا اور کفار کی ہمیشہ دوزخ میں رہیگا
انتہی اسی میں ہے بعض گمراہ جن کو مباحیہ کہتے ہیں انہوں نے یہ قرار دے لیا ہے کہ جب بندہ سچے
دل سے ایمان لاوے اور نہایت محبت الہی اور صفائے قلب اوسے حاصل ہو جاوے تو احکام شرع کے
اوامر و نواہی دور ہو جاتے ہیں اور ہر گناہ اسکو مباح ہو جاتا ہے لیکن واضح ہو یہ کفر ہے اور گمراہی ہے انتہی
اسی میں ہے فرشتوں کا جس نے انکار کیا مثلاً یوں کہا کہ فرشتوں کا وجود ہوتا تو کبھی ہمیں بھی دکھائی دیتا
لوگوں کے سنانے کے واسطے قرآن میں فرشتوں کا ذکر کیا ہے کافر ہو گیا یا کہا دوزخ و جنت فقط لوگوں کے
ڈرانے اور خوش کرنے کو ذکر کر دیے ہیں ورنہ کہیں نہیں یا جنت و دوزخ ثواب و عذاب کا قرآن میں ہے جو
انکار کیا مثلاً کہا کہ وہاں حور و غلمان نہیں ہیں یا دوزخ میں زقوم کا درخت نہیں ہے کافر ہو گیا اسی میں ہے
ملحدوں کا ایک فرقہ اپنے آپ کو اہل باطن کہتا ہے وہ کہتے ہیں قرآن و احادیث کے یہ معنی نہیں ہیں جو الفاظ کے
ظاہر دلالت سے سمجھے جاتے ہیں مثلاً اقیموا الصلوٰۃ و آتوا الزکوٰۃ کے یہ معنے نہیں ہیں کہ نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو بلکہ

مرد صحیح الایمان را باید کہ با مبتدعان اُنس نگیرد و ہم مجلس و ہم کاسہ و ہم نوالہ نشود و ہرکہ با مبتدعان دوستی پیدا
کند نور ایمان و حلاوت از وے برگیرند الخ۔ نیز فتاوی میں مبتدع کا حکم لکھتے ہیں اگر مخالف او دلیل قطعی
یعنے نصوص متواترہ و اجماع قطعی ہست او را کافر باید شمرد و اگر مخالف او ظنیہ ہست اند اخبار مشہورہ و اجماع
ظنی او را گمراہ تواں فہمید الخ بل التحقیق ان المراد باہل القبلۃ فی ہذہ القاعدۃ ہم الذین لا ینکرون ضروریات الدین لا
من توجہ وجہہ الی القبلۃ فی الصلوۃ فمن انکر ضروریات الدین لم یبق من اہل القبلۃ الخ ملخصاً انتہی میں ہے ثم عدم
التصدیق لہ مراتب اربع فحصل الکفر ایضاً اقسام اربعۃ الاول کفر الجہل وہو تکذیب النبی صلی اللہ علیہ وسلم صریحاً
فیما علم مجیئہ بہ مع العلم بکونہ علیہ السلام کاذباً فی دعواہ وہذا کفر ابی جہل واضرابہ الثانی کفر الجحود والعناد وہو تکذیبہ
مع العلم بکونہ صادقاً فی دعواہ وہو کفر اہل الکتاب کفر ابلیس من ہذا القبیل الثالث کفر الشک کما کان لاکثر المنافقین
الرابع کفر التاویل وہو ان یحمل کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی غیر محملہ او علی التقیۃ ومراعاۃ المصالح
ونحو ذلک الخ انتہی میں ہے در صدر حدیث در روایات صحیحہ ابن عباس وارد شدہ کہ افترقت الیہود
علی احدے وسبعین فرقۃ وستفترق امتی علی ثلث وسبعین فرقۃ و ظاہر ست کہ درینجا مراد افتراق بحیثیت عقائد ست
کہ در انہا افتراق واقع شدہ الخ تفسیر عزیزی میں فرماتے ہیں اکثر مردم را در میان مدارات و حسن
خلق و در میان مداہنت و خوشامد فرق واقع نشدہ پس مدارات و حسن خلق با ہر مسلمان و کافر در شرع محمود
و مداہنت و خوشامد معیوب و مردود ہیچکے را از دیگرے امتیاز نمیکنند و در مقام حسن خلق ارتکاب مداہنت نمایند
و تنقیح فرق میان ہر دو آن ست کہ مدارات و حسن خلق عبارت از مسامحت در حق خود ست و بہ تغابنت کار
نہ کردن و خود را واجب التعظیم ندیدن و از تقصیری کہ در حق خود رود در گذشتن و مداہنت عبارت از مسامحت
در امر دین ست و با وجود دیدن و شنیدن امور نامشروعہ و اقوال نامرضیہ الٰہی تعصب نہ کردن و دین خدا

ملہ بلکہ تحقیق یہ ہے کہ اس قاعدہ عدم تکفیر میں اہل قبلہ سے وہ لوگ مراد ہیں جو ضروریات دین کا انکار نہیں کرتے نہ وہ جو قبلہ
کی طرف منہ کرکے نماز پڑھیں تو ضروریات دین کا منکر اہل قبلہ ہی سے نہیں ملہ ان تصدیق نہ کرنے کی بات کی نسبت معلوم
ہو نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم اسے لائے اُسے صاف صاف اپنے گمان میں غلط ہی جانکر جھٹلانا یہ کفر ابو جہل اُسکے امثال کا ہے
دوم کفر انکار و عناد کہ نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو سچا جانکر جھٹلانا یہ کفر اہل کتاب کا ہے ابلیس کا کفر اسی قبیل سے ہے سوم
کفر شک جس طرح اکثر منافقوں کا تھا چہارم کفر تاویل کہ نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا کلام اور محمل پر ڈھالے یا تقیہ و رعایت مصالح
اور اُس کی مثل خرافات کے انس پر راہ نکالے ۱۲ ملہ یہود اکہتر فرقے ہوگئے اور نصاریٰ بہتر اور قریب ہے کہ میری امت تہتر فرقے ہو جائیگی

مولوی لائق فائق اپنی تفسیر حقانی میں لکھتے ہیں شرع میں ایمان اُن چیزوں کا صدق دل سے یقین کرنا ہے
کہ جن کا دینی ہونا قطعی طور پر ثابت ہو گیا ہے یعنے قرآن مجید کی ظاہر عبارت سے یا حدیث متواتر سے یا اجماع قطعی
سے جو بات ثابت ہے اُس پر یقین کرنا الخ مقدمۂ تفسیر حقانی میں لکھا ہے بعض دہریہ اور لا مذہبوں نے
تو اور بھی ستم کیا ہے کہ اپنے فلسفے اور ملحدانہ خیالات کے تابع قرآن کو کر لیا ہے جس جگہ آیات قرآنیہ اُن کے
برخلاف ہیں وہاں نہ محاورۂ اہل زبان سے نہ اقوال سلف کی پابندی کی ہے بلکہ تاویل جو در اصل تحریف ہے
کر کے قرآن کی تفسیر تو کیا محرف کر دیا ہے معتزلہ کی تفاسیر ہمارے قول کے لیے شاہد عدل ہیں اور اُن
سے بھی بڑھ کر سید احمد خان کی تفسیر کو ملاحظہ فرمایئے کہ جس میں یورپ کے ملحدوں کی تقلید کر کے
قرآن مجید کو بالکل محرف کر دیا ہے خرق عادت اور معجزات انبیاء اور ملائکہ و جن و شیطان و [illegible]
جنت و عقوبات دوزخ کا محض انکار ہے اور پیغمبر علیہ السلام کی وحی کو مجذوبانہ خیال بتایا ہے اور
آسمان اور اثر دعا وغیرہ بہت امور منصوصہ پر تمسخر کیا ہے اور جب علماء نے اُن کو اُن کے ایسے
اقوال پر قائل کیا تو کیا حیلہ کیا کہ لوگوں کے روبرو مجالس عام میں کچھ الٹی سیدھی باتیں بنا کے اور رقت دلا کے
کہہ دیا کہ صاحبو میرا عقیدہ وہی ہے جو سلف کا ہے مگر صرف یہ بات ہے اسلام پر علوم جدیدہ سے جو حملے ہوتے ہیں جیسے
بنی العباس کے عہد میں یونانی فلسفہ سے ہوتے تھے جس طرح اُس وقت کے علماء نے اُن کے جواب دینے کے لیے
علم کلام بنایا میں نے بھی اُن اعتراضات کے دفع کرنے کے لیے کلام جدید کی بنا ڈالی اور اس
کی حقیقت کچھ نہیں زیادہ ہے کیونکہ پہلے علماء زمانہ میں بجز خیالی دلائل بنا کر دفع کر دیتے تھے اب دوربینوں
دوربینوں کے ذریعہ سے مشاہدہ کرا دیتے ہیں آپ کے مضمون اخبار اسلام اور علی گڑھ گزٹ میں چھپ چکے
اور اس کے ہر ہر فقرہ پر حاضرین مجلس نے [illegible] بڑی تالیاں بجائی ہیں خان صاحب سے کوئی پوچھے
کہ دوربین وغیرہ آلات سے محسوسات نظر آیا کرتے ہیں مگر فرمائیے وجود ملائکہ و معجزات وغیرہ جن کا آپنے
ملحدوں کا مقلد بنکر انکار کیا ہے کونسی دوربین اور کس آلہ سے اور کون سے علوم جدیدہ سے باطل
ہوتا ہے میں کہتا ہوں کہ اسلام نے کسی ایسی بات کا دعویٰ ہی نہیں کیا کہ جس کو کوئی کسی آلہ یا کسی علم جدید یا فن ریاضی
وغیرہ سے باطل کر دے مگر آپ اس بات کو کیا جانیں خیر [illegible] آپ کے بہت سے سادہ لوح مرید
تو ہو گئے آپ کلام جدید کے مدون تو کہلائے انہی میں ہی یورپ کے ملک کے ایسے بیدین و
ملحد ہو گئے کہ جو خدا اور خدا کی باتوں پر قہقہا اُڑاتے ہیں جن کا اثر ہندوستان میں بھی افسوس ہے سید احمد خان

قرآن کو اللہ و رسول اللہ و اولیاء امت کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے سو یہ بالکل گمراہی اور کفر کی بات ہے الخ
اسی میں ہے جس چیز کی فرضیت قرآن کی ظاہر عبارت یا حدیث متواتر سے معلوم ہو جاوے پس جو شخص
اس کو فرض نہ کہیگا وہ کافر ہے الخ اسی میں متعلق تقلید ائمہ اربعہ کے لکھتے ہیں سو اس زمانہ میں تمام
تمام امت مسائل جزئیہ میں مجتہدین چاروں کی مقلد ہے پس جو کوئی نئی راہ نکالے تو سواد اعظم کو چھوڑتا ہے اور
جماعت سے جدا ہوتا ہے اور جماعت سے جدا ہونے والے کو حضرت نے گمراہ اور جہنمی فرمایا الخ اسی میں ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت میں تہتر فرقے ہو جاینگے وہ سب کے سب دوزخی ہونگے
مگر ایک فرقہ تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کونسا فرقہ فرمایا جو میرے طریق اور میرے اصحاب کے
طریق پر ہوگا الخ اسی سے ثابت ہے وہ گروہ اہلسنت و صحابہ کے طریق اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق پر جو تھا
بہتر وان فرقہ ہے اور اس کا نام فرقہ ناجیہ ہے اور مذہب اہلسنت کا فریق ہے الخ اسی میں ہے
لیغیظ بہم الکفار یعنی اوصاف ان کو اس لیے عطا کیے ہیں تاکہ کفار ان سے غصہ کریں اور جلیں یہاں سے ثابت ہوا
کہ جو شخص اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض و غضب رکھے وہ کافر ہے الخ اسی میں ہے شیعوں کو
کیا ہوا ہے کہ وہ ایسے جھوٹے قصوں سے اعتقاد پر حضرت کے اصحاب کو جن کی خوبیاں قرآن میں مذکور ہیں اور انکا
ثبوت یقینی ہے برا کہتے ہیں ان کی عداوت کو اور ان پر طعن کرنے کو اپنا ایمان بنا رکھا ہے اہل بیت میں سے
حضرت کی بی بیوں کو خصوصاً عائشہ صدیقہ ام المومنین کو برا کہتے ہیں اور کیا کیا عیب لگاتے ہیں واہ حضرت کی
روح پر فتوح کیا خوش ہوتی ہوگی حیف صد حیف ہے ان مسلمانوں پر جو ایسے لوگوں سے محبت رکھتے ہیں اور
ان کے ساتھ تعزیہ داری میں شریک ہوتے ہیں اور ان سے شادی بیاہ کرتے ہیں کچھ شک نہیں کہ ایسے
لوگوں سے جناب سید المرسلین ناراض ہونگے اور ان کو حوض کوثر سے دور ہانکینگے اگر ایسے لوگوں کی دنیا ہی میں
صورتیں مسخ ہو گئیں الخ انتہی … لکھتے ہیں سرسید نے تو اسلام کو جڑ سے گرا کر
نئے اسلام کی بنیاد ڈالی اور اس کے حدود کو پھیلا دیا کیونکہ اسلام قدیم میں جو کوئی انبیاء کو تو کیا ایک
نبی کو بھی نہ مانے کتب آسمانی کو تو کیا ایک کتاب آسمانی کا بھی انکار کرے بلکہ اوس کے کسی جملہ کا بھی انکار
کرے اوس … احکام کو تو کیا ایک حکم کا بھی انکار کرے وہ قطعاً دائرہ اسلام سے خارج ہے اسلام
جدید کے بموجب سرسید نے وحی حقیقت وقوع ملائکہ جبرئیل بلکہ خدا اور نبی کے لفظ کو تو ایمان لانے سے قا
قرار دیا مگر ان کے معنی بدل دیے جب اصل الاصول باتوں میں یہ اختلاف ہے تو فروعات کی کیا پرسش …

بہادر کے ذریعہ سے نوجوان انگریزی خوانوں میں پہنچا۔ اور شراب خواری و زنا نے اندر رواج پایا الخ
اسی میں تفسیر القرآن سید احمد خان دہلوی کی ہنوز ناتمام ہے اس شخص نے اپنے خیالات باطلہ کو کہ جو ملحدین یورپ سے
حاصل کیے ہیں اور جن کے اتباع کا نام ان کے نزدیک ترقی قومی اور فلاح اسلام ہے درج کیا ہے و رسالہ
کتاب تحریف قرآن و تفسیر خان صاحب بہادر کی بیباکی اور الحاد کی وجہ سے تمام ہندوستان کے علماء نے تکفیر کا
فتویٰ دیا ہے مگر چونکہ وہ اور ان کی ذریت جنت و دوزخ کے منکر اور الہامی باتوں کو لغو سمجھتے ہیں اس لیے اس
تکفیر کی بھی کچھ پروا نہیں کرتے بلکہ مضحکہ اڑاتے ہیں العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ الخ اسی میں لکھا ہے جو کوئی
نسبت جس رشتے کو اعتراض ہو وہ پہلے حضرت یعقوب علیہ السلام پر اعتراض کرے جو خدا کے نبی اسرائیل کے
پہلے بیٹے تھے جن کے پاس چار بیبیاں تھیں جن میں دو حقیقی بہنیں تھیں اور پھر حضرت لوط علیہ السلام پر اعتراض
کرے کہ جس نے شراب پی کر اپنی دونوں بیٹیوں سے زنا کیا جیسا کہ توراۃ میں ہے اور نیز حضرت داؤد پر
اعتراض کرے کہ جو جیسا یہود ان کے خدا کے جد امجد ہیں جس نے باوجود متعدد بیبیوں اور لونڈیوں کے
بیگانہ اوریا کی بیوی سے زنا کیا الخ۔ غرض کہ تفسیر حقانی اور اس کے حواشی مطبوعہ میں جا بجا دیگر ہنود کی
خود اور سید احمد خان اور ابو المنصور دہلوی کی خصوصاً بتصریح تمام جا بجا تکفیر و اہانت کو ظاہر کیا ہے اور بطور
تحقیق الزام کے اس کا رد و قدح شائع کیا ہے ترجمہ قرآن بعینہ محض تفسیر حقانی میں مع تقریظ و تصدیق
حقانی صاحب کی موجود ہے لکھا ہے تعصب دو قسم کے ہوتے ہیں ایک متعصب حق کہ دین حق کو ثبوت کے ساتھ
اختیار کرے اور پھر کسی کے بہکانے سکھانے میں نہ آئے اور دین باطل کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھے اور
امتحان کے وقت ثابت قدم رہے دوم متعصب باطل کہ اپنی فوقیت کے واسطے دوسرے کی مذمت کرے
اگرچہ وہ حق ہو اور اس کی حمایت کو دلیل بھی ہو نہ مانے اور اپنی برائی کو بھلائی جانے اور دوسرے کی بھلائی
برائی اس سے معلوم ہوا کہ بعضے جاہل جو مطلقاً تعصب کو بری نظر سے دیکھتے ہیں عقل کے اندھے ہیں انتہیٰ
اسی میں متعلق تفسیر آیہ کریمہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا کے لکھا ہے دین میں اختلاف پہلا خارجیوں نے
کیا پھر رافضیوں نے پھر تابعین کے زمانہ میں معتزلہ کا مذہب نکلا انہوں نے فلسفیوں کی سی چالاکی اور قرآن
و حدیث اور مذہب ان کو اپنی رائے سے چھوڑا اپنی رائے کے معتزلہ کے مثل مذہب نیچریہ ہے اور مذہب
سلف کے چھوڑنے میں وہابیوں نے نہایت کوشش کی الخ اسی میں متعلق تفسیر آیہ کریمہ و اما الذین اسودت وجوہہم اکفرتم بعد ایمانکم

ف وہ جن کے منہ روز قیامت کالے ہوں گے ان سے کہا جائے گا کیا تم نے ایمان لا کر پھر کفر کیا ۱۲

یومنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا آباءہم او ابناءہم او اخوانہم او عشیرتہم کے
لکھا ہے یہاں تصریح ہے کہ کفار اگرچہ کتنے عزیز قریب ہون اُن سے یارانہ محبت نہ چاہیے پھر اگر غیر ہون
بدرجہ اولے قابل محبت و دوستی نہین جو لوگ کفار سے یارانہ کرتے ہین اُن کا کفر اِس آیت سے صاف معلوم
ہوتا ہے الخ **انہی مین** متعلق تفسیر اولئک ہم الصدقون کے لکھا ہے یہ مہاجرین کے محامد ہین جنمین
چارون خلفا بھی داخل ہین اگر کوئی روایت یا تاریخ والی سچ بھی سنائے کہ وہ کیسے تھے اِن کو بدنام کرنا چاہے
تو کیا ہوتا ہے اِن کا انکار قرآن کا انکار ہے اگر کوئی یہ کہے کہ بعد نزول قرآن اور انتقال نبی آخر الزمان کے
معاذ اللہ یہ لوگ ایمان سے پھر گئے تھے تو یہ بھی غلط ہے کیونکہ اس اعتقاد سے اول تو خدا پر الزام آتا ہے
اُس عالم الغیب کو ان کے انجام کا حال معلوم نہ تھا جو جابجا قرآن مین ان کی تعریف کی دوسرے حضرت پیغمبر
خدا پر بھی اعتراض ہوتا ہے جو ان کو منافق سمجھتا ہے وہ مشاہدہ کا منکر اور قرآن سے کافر الخ ملخصاً۔
انہی مین متعلق تفسیر اتخذوا ایمانہم جنۃ فصدوا عن سبیل اللہ کے لکھا ہے یہی حال اِس زمانہ مین قوم نیچر کا ہے کہ
ظاہر مین مسلمان ہین اور حقیقت مین خالص بے ایمان خود دہریہ ہین اور دون کو بھی دہریہ بناتے ہین نہ پیغمبر کو
سچا سمجھین نہ قرآن کو خدا کا کلام سمجھین نہ بہشت کا اعتقاد رکھین نہ دوزخ کا یقین نہ قیامت پر ایمان غرض ہم لوگون کو
اللہ تعالے نے اُن کی مجالس سے بچا رکھا ہے اُمرا نصیبون کی شامت سے دو پیسے دیکھ کر
خرید سکتے ہین چند روزہ عیش کی ہوس مین عذاب جاودانی کے مستحق بن جاتے ہین الخ **اور اسی مین**
متعلق تفسیر ان الذین آمنوا وعملوا الصلحت اولئک ہم خیر البریۃ کے لکھا ہے ہندوستان مین دو فرقے
اہل سنت کے مخالف ہین ایک روافض دوسرے غیر مقلد یہ غیر مقلد بھی اصل مین رافضیون کی ایک
شاخ ہے یہی بخاری اور مسلم سیکڑون برس سے چلی آتی ہین مذکوری ان کو پڑھکر تبرائی بانہ امت مین تفرقہ
پڑا اب ہیچ فہم آزادی پسند نفس کو خود مختار بنانے والے اپنے مادہ کی خرابی کی وجہ سے اِن نورانی
کتابون کو پڑھکر گمراہ ہوئے الخ

اِن لائق فائق واعظ سے قطع کیجیے اگر **ناظم صاحب** خود اپنی تحریرات کو منصف مزاج مسلمان بنکر دیکھین
تب بھی اِس ضلالت کی دلدل سے بآسانی نجات پا جانا کوئی دشوار امر نہین سرسری نظر مین مفاسد عقد کا
بطلان اور خواستگاران صلاح کی حقانیت مخفی نہ رہے۔ یہی **ناظم** صاحب فتوائے عدم جواز مناکحت
شیعہ مطبوعہ کانپور مین لکھتے ہین "جو شیعہ صرف سب بعض صحابہ رضے اللہ عنہم کرتے ہین اُن سے بھی سنیہ کا نکاح

خدا پر منسوب کرتا ہے کافرین میں داخل ہوتا ہے کفار مکہ آباء و اجداد کی پیروی کی وجہ سے کفر پر اڑے ہوئے تھے یہ فلسفیوں کی تقلید چاہتے ہیں الخ۔ اسی میں متعلق تفسیر من یاتیہ عذاب یخزیہ ویحل علیہ عذاب مقیم لکھا ہے افسوس کہ اس زمانہ میں مسلمانوں میں سے بعض کفر و الحاد کی طرف مائل ہوتے اور قوانین شریعت سے بری ہوتے اور محبت چال ڈھال سب کچھ اہل کفر سے لیا اخلاق اسلام کو نظر حقارت سے دیکھتے ہیں اہل اسلام کو ان کی صحبت سے نفرت واجب ہے ان کے سایہ سے بھاگنا چاہیے اللہ کے نزدیک غریب موچی جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اعتقاد رکھتا ہے نیچری ملحد سے اگرچہ بادشاہ ہفت کشور ہو کروروں درجہ بہتر ہے الخ۔ اسی میں متعلق تفسیر فلما جاءتہم

رسلہم بالبینات فرحوا بما عندہم من العلم وحاق بہم ما کانوا به یستہزءون کے لکھا ہے بہت سے لوگ فلسفیوں پر ایمان لائے ہوئے ہیں علم کیلئے اسلام کا چھوڑنا اپنی بدنامی کا باعث سمجھتے ہیں اسلیئے قرآن شریف کے عمدہ مطالب کو تاویل بعید کر کے فلسفیوں کے اقوال کے مطابق کرنا چاہتے ہیں اور اپنی لچر تاویلات کا نام تفسیر قرآن رکھا ہے جیسے وہ پہلے کافر انجام بد کو پہنچے انشاء اللہ یہ بھی پہنچینگے یہ لوگ دین محمدی کے سچے دشمن ہیں ایسے ہی جتنے نیچری ہیں علما کے سخت دشمن ہیں کیونکہ بربادی دین جو ان کا مقصود ہے علماء دین اس کے سد راہ ہیں یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اسلام کا نام دنیا پر نہ رہے فلسفیانہ آزادی تمام عالم میں ہو جائے الخ اسی میں متعلق تفسیر

جزاء بما کانوا یجحدون کے لکھا ہے انکار کئی قسم کا ہوتا ہے ایک یہ کہ پیغمبر کو معاذ اللہ جھوٹا جاننا جیسا کہ کفار مکہ دوسرے وہ لوگ کہ پیغمبر خدا کو زبان سے پیغمبر کہتے تھے اور حکم کو حکم الہی بتاتے تھے اور رسول کی اطاعت کا دعوی کرتے تھے مگر دل سے شک کرتے تھے یہ لوگ منافقین تھے تیسری قسم ایک اور ہے وہ بھی اقرار لسانی پورا پورے ہیں اور تصدیق قلبی سے بے بہرہ کلام ربانی کو اپنی جاہلانہ تاویلات سے علوم فلسفہ کے مطابق کرنا چاہتے ہیں ان کی تکفیر تمام جہان کے علما نے کر دی ہے چنانچہ رسالہ امداد الآفاق جسنے دیکھا ہے اس پر یہ امر مخفی نہیں

ان کی صحبت سم قاتل ہے مسلمانوں کو ان سے پرہیز چاہیے الخ اسی میں متعلق تفسیر اولئک حزب الشیطان الا ان حزب

الشیطان ہم الخاسرون کے لکھا ہے ان کے خاسر اور خسارہ ہونے کے لیے کسی دلیل لانے کی ضرورت نہیں ان کے افعال ان کے اقوال ان کی تحریر ان کی تقریر ان کی وضع ان کی طرح ان کے حال پر شاہد ہیں نماز کا وہ حال روزہ کا وہ زکوۃ سے ان کو کچھ غرض نہیں تھی ان کے گرو گھنٹال لوگوں کو باوجود کمال ثروت کبھی نصیب نہیں ہوا طرفہ تر یہ ہے کہ یورپ لندن تک گئے لیکن دیکھا خانہ کعبہ تو پھر ہے مسلمانی میں اب کیا رہ گیا باقی مسلمانوں کو ان کے ساتھ سے بھاگنا چاہیے ورنہ وہ جانیں اور ان کا کام جانے انتہی اسی میں متعلق تفسیر لا تجد قوما

کہ مناظرہ تقریری ہو جائے لہذا جناب مولانا سید عبد الصمد صاحب سہسوانی جناب مولوی وصی احمد صاحب محدث سورتی جناب مولانا عبد القادر صاحب بدایونی جناب مولوی عبد السلام صاحب جبلپوری وغیرہم فرودگاہ ناظم صاحب پر تشریف لے گئے اس وقت ناظم صاحب کے پاس مولوی خلیل الرحمان صاحب سہارنپوری مولوی محمد شاہ صاحب رامپوری مولوی مسیح الزمان خان صاحب شاہجہانپوری وغیرہم موجود تھے مولوی وصی احمد صاحب وغیرہ نے ناظم صاحب کو اپنے آنے کی غرض اور علت غائی پر مطلع کیا کہ ہم لوگ صرف بغرض تصفیہ آئے ہیں ندوہ کا معاملہ اس وقت طے ہو جائے تو نہایت مستحسن امر ہے ناظم صاحب بھلا اس وادی پر کہاں آنے والے تھے عذر کیا کہ اس وقت مناسب نہیں شام کو میں خود آپ حضرات کی فرودگاہ پر آکر تصفیہ کر دونگا اور باوجود یاد دہانی اور تقاضا کے نہ آئے اس کے بعد شاہ سلیمان صاحب پھلواری وارد بریلی ہوکر شیخ محمد حسین صاحب عرف محمد احسان رئیس بریلی کے مکان پر فروکش ہوئے تھے علی الصباح مولانا احمد رضا خان صاحب و مولانا عبد المقتدر و مولانا عبد الصمد وغیرہم ان کے پاس پہنچے اور مفاسد ندوہ کو نہایت وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا شاہ صاحب نے جملہ اعتراضات کو تسلیم فرما کر فرمایا کہ یہ لائق اصلاح کیا اور کہا بوقت شام شاہ صاحب مسجد میں جو متصل مکان مولانا احمد رضا خان صاحب واقع ہے تشریف لاکر مجمع عام میں فرما گئے کہ ناظم و دیگر اراکین کو تصفیہ اور مناظرہ کسی طرح منظور نہیں۔

ان کے بعد حقانی صاحب آئے اور مفاسد ندوہ کا اقرار کیا جب تصفیہ کیلئے وعدہ کر گئے کہ کل صبح ندوہ کی فہرست عبارت شائع کرا کر آپ کے پاس آؤنگا اور جتنا امور منازعہ کی بابت اصلاح ہو جاویگی مگر پھر ایسے گئے کہ پھر صورت نہ دکھائی۔

واقعہ مسجد جامع پٹنہ

فتوائے مطبوعہ حیدرآباد جس پر کہ لطف اللہ صاحب جج ہائیکورٹ حیدرآباد کی بھی مہر ثبت تھی اور واسطے ہدایت ندویہ کے مولوی عبد الرزاق صاحب نے حیدرآباد سے اسکی اشاعت فرمائی تھی اور جناب مولانا عبد القادر صاحب نے ڈپٹی مشتاق حسین صاحب رکن ندوہ کے پاس بھی بھیجا تھا اس کے متعلق پٹنہ میں مشہور کیا گیا کہ جج صاحب کو اس فتوے کی تصدیق و مہر سے انکار ہے لہذا بمشورہ جماعت اہل اسلام یہ قرار پایا کہ جج صاحب بہادر سے مسجد جامع میں بعد نماز جمعہ علی الاعلان اس کے متعلق تصدیق کرلی جاوے قبل نماز جمعہ اس مشورہ کی اطلاع عام طور سے ہو چکی

بیٹھیں چاہیے کیونکہ علاوہ اسکے کہ بعض علما نے انھیں بلفظ ہم الکفار کا مصداق قرار دیا ہے اور باہمی
نفاق اور اختلاف کا قوی احتمال ہے جو منع عقد نکاح کے بالکل مخالف ہے آیہ و لا ترکنوا الی الذین
ظلموا فتمسکم النار کا بھی یہی مقتضی ہے اس لیے کہ آیۂ مذکور میں ظالموں سے میل جول کرنے کو منع کیا ہے
اور شیعہ بیراہی جب کہ اُن مقبولان بارگاہ الٰہی کو برا کہتے ہیں جن کی مدح آیات صریحہ اور روایات صحیحہ میں
آئی ہے تو اُن کے ظالم ہونے میں کیا شک ہے واللہ اعلم کتبہ العبد الفقیر الی
رحمۃ اللہ محمد علی عفی عنہ ۔ اور نیز رسالہ تراویح مطبوعہ کاپنور میں لکھتے ہیں
اگر کوئی شخص بیس رکعت تراویح نہ پڑھے یا اسکے سنت ہونے کا اعتقاد نہ رکھے
وہ بلا شبہ بدعتی اور گنہگار ہے اہل اسلام کو اس میں نہایت احتیاط ہے جہانتک
ہو سکے اسکے جاری اور قائم رکھنے میں سعی کرتے رہیں یہ فعل شعائر اہل اسلام میں سے ہے جیسے عید کی
نماز یا اذان ایسے امور کے ترک میں قتل کا حکم ہے یہ وہ سنت ہے کہ مشرق سے مغرب تک تمام اہلسنت کا
معمول رہا ہے ایسے فعل کو ترک کرنا اور مخالفت عمل میں لانا غیر سبیل مومنین کا اتباع کرنا ہے قال اللہ و من یتبع غیر
سبیل المومنین نولہ ما تولی و نصلہ جہنم و ساءت مصیرا الخ اور نیز فتح المبین جامع الشواہد جو ناظم صاحب
کی تصنیف بقسم موجود ہے جس میں عموماً غیر مقلدین کی تضلیل ثابت کی ہی اور ان کی صحبت سے اجتناب
ضروری بتایا گیا ہے اور بالخصوص نذیر حسین دہلوی اور اُن کے خلیفہ اعظم محمد حسین لاہوری وغیرہ کی بحوالہ
اُن کی تحریرات کے ضلالت ثابت و شائع کی گئی ہے اور رسالہ ازالۃ الغواس جو صدر صاحب نے بھی اپنے
لامذہ کی طرف سے مولوی اسمٰعیل علیگڈھی کے رد میں جو رسائل شائع فرمائے وہ بھی مشہور و معروف
ہیں پس کس قدر افسوسناک امر ہے کہ یہی صدر صاحب یہی ناظم آج ایک جدید مذہب اپنے پچھلے مذہب کے
مخالف شائع کرنا گوارا رکھتے ہیں اور سب سے بڑی قیامت یہ ہے کہ چار طرف سے علماء اہلسنت نے نہایت تقاضوں کے
ساتھ جواب طلب کیا مگر دونوں صاحبوں نے سکوت اختیار فرمایا اور آخر سمٰی بن گئے مگر بقول شخصے کہ مدعی
سست گواہ چست ایسا غیر لوگوں نے اُن کی تائید میں اخبارات و اشتہارات و رسائل میں طرح طرح کی خرافات
لکھنا شروع کیے اور دور از کار مطالب سے کاغذ سیاہ کیے نہ حق کا رد اہلسنت کی طرف سے فوراً مشتہر کر دیا گیا

واقعہ بریلی

چونکہ سلسلہ تحریر نہایت وسیع اور غیر محدود چیز ہے لہذا ہنگام انعقاد جلسہ بریلی علمائے اہلسنت نے سنا مختصر کیا

ہو گئی تھی جس کے باعث ہزار ہا اہل اسلام بغرض اطمینان جمع ہو گئے تھے جناب جج صاحب بہادر اُسوقت مسجد
مین تشریف لائے کہ خطبہ شروع ہو چکا تھا بعد نماز جمعہ اظہار حق کے لیے ٹھہرنا نامناسب سمجھکر فوراً مسجد سے
باہر نکل گئے ایک جماعت مسلمین نے مسجد کے دروازہ پر روک کر نہایت ادب کے ساتھ عرض کیا کہ ذرا
ٹھہر جائیے جناب مولانا عبد القادر صاحب وغیرہ علماء اہلسنت آپ سے ایک شرعی معاملہ کا تصفیہ کرنا چاہتے
ہین جج صاحب بہادر چونکہ آٹھ سو روپیہ ماہوار پاتے تھے ہی عالی دماغ سے نہ ٹھہر سکے اور قدم
بڑھاتے ہوئے چلدیے اسی عرصہ مین جناب مولانا عبد القادر صاحب بدایونی وغیرہ بھی سنن سے فارغ
ہو کر مفتی صاحب کے پیچھے ہو لیے دوبارہ سہ بارہ نہایت اصرار و الحاح کے ساتھ پھر کہا گیا کہ دیکھیے مولانا
صاحب بدایونی وہ آتے ہین یہ کچھ ذاتی معاملہ نہین ہے مذہبی معاملہ ہے اسکو طے فرماکر گھر کو جائیے
مگر جج صاحب بہادر کس کی سنتے تھے تیز اور جلد جلد قدم بڑھاتے ہوئے فرودگاہ کو چلدیے جناب مولانا عبد القادر
صاحب مسجد جامع مین واپس تشریف لائے اسوقت جامع مسجد مین چھ سات ہزار مسلمانون سے کم مجمع نہ تھا
اور بہت سے ارکین ندوہ بھی موجود تھے نہایت تفصیل و توضیح کے ساتھ دو گھنٹہ تک جناب مولانا صاحب نے
مفاسد ندوہ کا ابطال فرمایا اور حاضرین ارکین ندوہ سے بکثرات و مرات طالب جواب ہوئے مگر کسی نے
دم نہ مارا قریب عصر مکان پر تشریف لائے اور حسب رائے جماعت کثیر علمائے اہلسنت کے ایک تحریر جج
صاحب کی خدمت مین معززین کے بدست روانہ فرمائی جس کا خلاصہ یہ تھا کہ بریلی مین مشہور ہے کہ فتوائے
مطبوعہ حیدرآباد جسپر آپکی مہر ثبت ہے آپکو اُس کی تصحیح و تصدیق سے انکار ہے اور تحریرات مطبوعہ ندوہ کو آپ
مفاسد سے پاک سمجھتے ہین لہذا چند امور پیش کیے جاتے ہین اُن کو ملاحظہ فرماکر ارشاد ہو کہ ندوہ مخالف و مضر
مذہب اہل سنت ہے یا نہین اور بغرض تصفیہ اور بنظر احقاق حق آپ پر ضرور ہے کہ مسجد جامع مین تشریف لاکر
بالمواجہ امور متنازعہ کا تصفیہ فرمادیجیے اور جب مباحثہ کے بعد بھی کسی فریق کو اپنے قول و فعل پر اصرار باقی
رہے تو مباہلہ ہو جائے۔ اس تحریر کو دیکھکر جج صاحب بہادر آگ بگولا ہو گئے کہ ہم سے مناظرہ اور مباہلہ کی
درخواست ہے ہم ہرگز جواب نہ دینگے ہمارے یہان سکوت کی ٹھہر چکی ہے۔ اس ماجرے کو دیکھکر بہت اہل علم
جن مین جج صاحب بہادر کے بھی تلامذہ تھے ندوہ سے علیحدہ ہو گئے جس کی تفصیلی کیفیت **سرگذشت و
ماجرائے ندوہ** مین شائع ہو چکی ہے باینہمہ ندوہ کی حفظ آبرو کے واسطے **محمد احسن بہاری** متعلم تحفہ محمدیہ نے
روداد مختصر چھاپی جس مین علماء اہل سنت کی توہین مین اپنے جوہر شرافت کو خوبی ظاہر کیا۔ اگرچہ احسن صاحب

ساتھ محبت رکھنا فرض ہے اگر ان سے بغض ہے تو ایمان ندارد۔ ہان یہی وہ اتفاق مذموم ہے جو محض مبنی
باقی نفس دارالعلوم ندوہ و منتظمین کا کون مخالف ہو گا ہان جب و منتظمین اہلسنت کی قید نہ ہوئی دارالعلوم مین ہر
قسم کے مدرسین مقرر کئے گئے ہر قسم کی تعلیم قائم کی گئی کہ ندوہ کے نزدیک کلمہ گو کا ہر فریق حق پر ہے کسی کی تحقیر و
اہانت جائز نہین پھر اسکو خدا کی عنایت سمجھنا کمال دریدہ دہنی اور حماقت نہین تو اور کیا ہے اگر عقل ہوتی تو سمجھ
سکتے تھے کہ یہ عنایت نہین قہر الٰہی ہے۔

قولہ علما خواب غفلت مین پڑے سوتے ہین رسالہ بازی کیا کرتے ہین الخ۔ **اقول** جس کو کچھ بھی عقل سے بہرہ ہے
وہ بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ یہ گستاخی صرف علماے کرام شکر اللہ سعیہم کے ساتھ مخصوص و محدود نہین ہے بلکہ یہ مصداق المعیتہ
تجر اسے المعیتہ نے عقیدہ سری کی توہین مذہب اہلسنت کی ہے تائید دین متین دفع اوہام مبتدعین و قلع قمع وساوس
ضالین کو غفلت ٹھہرانا اپسند و اعلان ضلالت کو کمال اسلام ٹھہرانا کمال جہالت و بطالت نہین تو اور کیا ہے
مگر **صدر صاحب** براہ عنایت ذرا یہ فرماتین کہ حضرت شاہ **عبد العزیز** صاحب اور حضرت شیخ مجدد
صاحب و دیگر اکابر بھی مرتے دم تک رسالہ بازی کرتے رہے یا نہین اور اگر یہی کوشش مین ان حضرات نے
اپنی عمر تمام کر دی تو وہ بھی غافل ہوئے یا نہین اور کل تک جو مولوی اسمٰعیل دہلوی علیکم ہی کے مقابلہ مین
آپنے نہایت زور وشور سے شوق رسالہ بازی پیدا کی تھی اس خواب غفلت سے آپ کو اٹھ سو کی جھنکار ہی نے
جگایا یا کوئی دوسرا باعث بھی ہے۔

قولہ کم از کم دو سو علما کا مجمع آپکے سامنے ہے الخ۔ **اقول** ہان ہان اپنے منہ آپ میان مٹھو بنئے بیچ
دو سو نہین دو ہزار کہہ دیجیے مگر اس مجمع اس طوفان بے تمیزی کی نفس الامری اور واقعی کیفیت کس پر
پوشیدہ ہے کہ علاوہ دیگر بلاد کے خاص بریلی بدایون سہسوان کے بہت اطفال جہلا و شعرا و امرا و منصبدار
جنکو علم سے کوئی علاقہ نہین اور مذہب کے اعتبار سے بھی کوئی غالی رافضی کوئی شیعہ تفضیلی کوئی نیچری
کوئی آئیچری جسکا ثبوت خود ان کی تحریرات مطبوعہ سے ظاہر ہے۔ اراکین قسم اول مین داخل کیے گئے
ہین اسکے علاوہ اراکین جلسہ کانپور و لکھنؤ کی فہرست کا مقابلہ فہرست اراکین جلسہ بریلی سے ضروری
ہو کہ باوجودیکہ کانپور یا لکھنؤ مین بہت لوگ اراکین قسم اول سے خارج کیے گئے تھے اب بریلی مین دو سو علما کا
بھاؤ بتانے کے لیے قسم اول مین شمار کیے گئے ہین ملاحظہ ہو روداد لکھنؤ کہ سلیم الزمان خان صاحب

حالانکہ کون نہیں جانتا کہ ندوہ کے ضوابط مسلمہ ہین کہ جملہ مضامین اول جلسہ انتظامیہ مین پیش ہو کر جانچ اور پڑتال کر لیے جاتے ہین اور بغیر اس جانچ اور پڑتال کے کوئی مضمون نہین پڑھا جاتا بہرحال بلحاظ تنبیہ عوام اہل اسلام اُس کے متعلق نہایت اختصار کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔

قولہ ذی ہوش اور باخبر حضرات جانتے ہین کہ یہ اجتماع بجائے خود ندوۃ العلما کی حقانیت کی دلیل ہے کیونکہ یہ سواد اعظم ہمارے حضرت روحی فداہ کے ارشاد لاتجتمع امتی علی الضلالۃ کے موافق کبھی ضلالت و گمراہی پر مجتمع نہین ہو سکتا الخ **اقول** حضرت سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ضرور حق اور صحیح ضلالت پر ہرگز امت کا اجماع نہین ہو سکتا دیکھنا یہ ہے کہ مطابق منشا حدیث شریف کے ندوہ کی حقانیت اُس کے مضامین مشہورہ کی صحت پر تمام امت کا اتفاق متحقق بھی ہے یا نہین جسکے ہوش و حواس کو جہالت اور حمق نے معطل نہین کر رکھا ہے وہ بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ اگر بفرض محال اُن ہی چند اشخاص کا نام امت قرار دیا جاوے جو بزمرۂ علماء و شرفا ندوہ مین جمع ہو کر مخالف مذہب اہلسنت مضامین شائع کرتے ہین تو البتہ یہ اجتماع ندوہ کی حقانیت کی دلیل ہو سکتا تھا ورنہ ایسا اجتماع کذائی کو ندوہ کی حقانیت کی دلیل ٹھہرانا اور اُسکے اجتماع علی الضلالۃ کو محال بتانا محض اغوائے عوام ہے کون نہین جانتا کہ قطع نظر اس سے کہ اقوال ندوہ مخالف اجماع صحابہ کرام و تمام ائمہ ما اکابر ہین اور ایک جماعت عظیمہ علمائے اہلسنت کے اون اقوال باطلہ پر معترض ہے تمام امت کا ندوہ کی حقانیت پر اجماع کیا تو درکنار تمام امت کا مطلع ہونا بھی دشوار ہے باقی خدانخواستہ اگر چند اپنے ہم خیالون کے سوا تمام امت محمدیہ کو خارج از اسلام ٹھہرایا یہ ندوہ کی برکت ہے۔

قولہ اگر خدا کی عنایت سے قوم کے دولتمند لوگون نے مسلمانون کی دینی اور دنیوی ترقی پر اپنی دولت سے مدد دی اور یہ دونون تجویزین خاطرخواہ پوری ہوگئین تو یہ سمجھنا چاہیے کہ ندوہ اپنے ارادے مین کامیاب ہوگیا اسوقت مسلمانون کی گم شدہ دولت خودبخود اُن کے ہاتھ آجاویگی اور اتفاق باہمی بلاسعی و کوشش خودبخود پیدا ہو جاویگا۔ الخ **اقول** آپ یقین سمجھ کہ انشاءاللہ العزیز ندوہ اپنے ارادے مین کبھی کامیاب نہ ہوگا ہان یہ دوسری بات ہے کہ بیس نہین سو دو سو بلکہ ہزار دو ہزار بھڑی طبیعت آزادی پسند ندوہ کے اختراعی مذہب کے پیچھے دل سے پیرو ہو جاتین لاکھ دو لاکھ روپیہ جمع ہو جاے مگر تمام امت مذہب اہلسنت سے منحرف ہو کر ندویت قبول کرے یہ ہرگز نہ ہوگا وہ اتفاق جسکی نسبت بہت ندوہ کے ساتھ مستعد و بیانات ہین تاہم ہر کسی فرقہ کا ہو کہ مذہب و عقیدہ کسی سنت کا ہو کی تکفیر و تضلیل و تفسیق بھی جائز نہین ہے بلکہ فرق باطلہ کو

وسائل ذیل اختیار کئے گئے ہیں (الف) چندہ اس غرض کے لئے بھیجا جاوے کہ غریب اور مسکین بچون کو تعلیم
اور قیمت کتاب سے مدد پہنچائے (ب) دولتمندوں پر بار ڈالا جائے کہ وہ اپنی اولاد کو علی گڈہ کالج کے بورڈنگ
ہوس میں داخل کرا دیں الخ۔ اب خواہ یہ تجویز جناب ناظم صاحب کی ہو یا ڈپٹی صاحب رکن ندوہ نے
ناظم صاحب پر ظاہر کیا ہو دونوں میں سے اصل بانی کار کوئی کیوں نہ ہو مگر کچھ بھی عبرت ہے تو **نور الآفاق**
و نور الانوار کا ضرور ملاحظہ ہو جاوے بلکہ فتاوی علماء حرمین طیبین کا ملاحظہ بھی نہایت ضروری ہے
کہ انہی علی گڈہ کالج اور اس کی تعلیم کی نسبت کیا حکم دیا گیا ہے۔ کرامات یہی ہے کہ اگر صاف الفاظ میں یہ کہہ دیتے
کہ مولوی مشتاق علی صاحب کو اس غرض سے تکلیف دیتے کہ مسلمانوں کو انگریزی تعلیم کی طرف متوجہ کرکے
سرسید کے کالج میں داخل ہونے کا شوق دلائیں تو عوام اہلسنت برافروختہ ہو جاتے اور سمجھ لیتے
کہ ندوہ کانفرنس کا بچہ ہے لہذا ابہام و اجمال کی ٹھہرا دی لیکن ع نہان کے ماند آن رازی کزو سازند
محفلہا ٭

قولہ حیدرآباد دکن کے ان معزز حضرات کا ذکر بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جنہوں نے جلسہ منعقد کر
کے فضل رب صاحب عرف شمس شاعر کو بھیجا اور چندہ بھی کیا اس جلسے کے صدر خان بہادر مولوی خدا بخش خان صاحب
ممبر مجلس عدالت عالیہ اور اس کے ارکین مولوی محمد زمان خان صاحب ناظم عدالت منشی خواجہ حسن صاحب
منشی عبد القادر صاحب منشی عبد الغنی صاحب وغیرہم وکلاء عدالت عالیہ اور منشی عزیز مرزا صاحب مددگار معتمد
عالیہ حیدرآباد دکن تھے۔ الخ۔ **اقول** اذا لم تستحی فاصنع ما شئت کھلکر کہا جاتا ہے کہ جناب ندوہ کی جو حقیقت
ہے یہاں تو اظہار مسرت کیا جاتا ہے اور آپ حیدرآباد کے متعلق تحفہ محمدیہ نمبر ۱ میں یہ درج فرما
دیا گیا حیدرآباد میں ندوۃ العلماء کی اعانت کے لیے ایک جلسہ کیا گیا جس کی شہرت کے لیے کثرت سے
اشتہارات تقسیم کیے گئے اخبارات میں نہایت پرجوش مضامین شائع ہوئے مگر جلسے کے دن قلیل ڈیڑھ سو
آدمی سے زیادہ نہ تھے مگر اور وکلاء و عہدہ داروں کے کوئی بھی نہ آئے جو پیچھے کار روائی شروع
ہوئی اور چند صاحبوں نے پرجوش تقریریں کیں یا اشعار پڑھے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہزار دو ہزار کی جگہ پانچ سو
روپیہ کا چندہ جمع ہوا۔ الی قولہ۔ حیدرآبادیوں کی حالت پر آنسو ٹپکانا آتا ہے۔ الخ اب ذرا غور فرمائیے
دیکھیے کہ **ندوۃ العلماء** جب تک آپ کا ساتھ کوئی دے جب تو اور کبھی کوئی کبھی کسی کا کیا کچھ گھٹا یا
اپنے اچھے اچھے اور کبھی لاکھ لعنت پر اور تراشے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ خیر اسی قدر اور ارشاد

یہان مولوی لکھے گئے بشیر الدین مدرس مدرسہ اٹاوہ وہان ارا کین قسم اول سے خارج سمجھے
یہان داخل وہان منشی تھے یہان مولوی ہین۔ حافظ عزیز الدین صاحب دہلوی کا ہنوز مین قسم اول
خارج سمجھے ہیں لیکن قسم اول مین داخل ہین وہان وکیل تھے یہان مولوی لکھے گئے غرض کہ دو روپیہ
وصول کر کے علم و فضل کی سند دیدیا۔ ایسا ہی غرض تھا غیرا کو عالم دین ٹھہرا کر دو سو کا عدد پورا کر دینے سے
یہ غرض ہے کہ ارباب ندوہ کے دین و دیانت کا واقعی حال معلوم ہو جائے۔ اور کیا حاصل ہے۔

قولہ چونکہ اہل تشیع نے اپنے اصلاح کا بار خود اپنے ذمہ لیا ہے اور ایسی کارروائیون سے ندوہ کو مطلع
نہین کرتے ہین واسطے یہ فیصلہ ہوا کہ جلسہ مین تجویز پیش کرنے اور اسے دینے اور تقریر کرنے کی تکلیف
نہ دیجائے الخ **اقول** یہان سے صاف ظاہر ہو گیا کہ روافض کی عدم رکنیت پر ندوہ کو کمال تاسف ہے
ندوہ ضرور چاہتا ہے کہ روافض کی رکنیت بدستور قائم رہے مگر کرے کیا مجبور ہے کہ روافض خود ندوہ کو لات مار
دیتے ہین عوام کالانعام کے سامنے یہ امر ظاہر کرنا کہ روافض کو گمراہ یا کافر سمجھ کر ندوہ نے خارج کر دیا کتنا
خلاف واقع اور صریح جھوٹ ہے افسوس بالائے افسوس یہ ہے کہ بڑی بڑی ریشون والے اس
کذب و افترا سے جہال کو اپنے دام فریب مین پھانستے ہین۔

قولہ اس دورہ کے علاوہ مولوی مشتاق علی صاحب کو اس غرض سے تکلیف دیگئی کہ وہ مختلف
مقامات مین دورہ کرین اور اپنے مواعظ سے ایسی کارروائی کرین کہ وہان کے لوگون مین ویساہی جوش
پیدا ہو جیسا ہونا چاہیے الخ **اقول** اگرچہ آپنے مولوی مشتاق علی صاحب کے دورہ کی اصلی اور صحیح
کیفیت کی پردہ پوشی مین بہت فراخی کی ہے کہ تمام محنت رائگان اور برباد ہے کیا **سالانہ رپورٹ**
[illegible] جو چھپ کر شائع نہین ہوئی کیا اس مین مولوی مشتاق علی صاحب کے دورہ کی اصلی
غرض با وضاحت تمام درج نہین ہے کون نہین جانتا کہ اس مین یادداشت نوشتہ مولوی عبد الغفور صاحب
ڈپٹی کلکٹر کا بہو رکن انتظام ندوہ مین مرقوم ہے جناب مولوی محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما نے براہ مہربانی مولوی
مشتاق علی صاحب کو اس خدمت پر مامور کیا کہ وہ اپنے وعظ کے ذریعہ سے لوگون کو سمجھائین کہ مذہبی خیالات
رکھنے کے ساتھ علاوہ دنیا کی ضرورتون کے [illegible] تعلیم کی ضرورت ہے مذہبی اور انگریزی تعلیم کی مسلمانو کو
سخت ضرورت ہے فی الواقع مولوی صاحب کے وعظ سے [illegible] ندوہ [illegible] مقامات ذیل مین بہت کمیٹیان
قائم ہو گئین اور سبب کہ انگریزی تعلیم کی طرف [illegible] توجہ ہو گئی ہے اور عملی طور سے اس کی ترقی کے لیے

آنکو ان حضرات پر بھی طعن کرنے کا منصب حاصل ہو گیا علاوہ بریں تفسیر حقانی وغیرہ میں خود ارکین ندوہ نے
بھی ایسے کلمات لکھے ہیں جن سے پولوس ہند اور زنخا اور خیفہ کرستان وغیرہ۔

قولہ اہل ندوہ کو ہرگز یہ مقصود نہیں کہ مسائل اختلافیہ میں اپنا مسلک چھوڑ کر مخالف کے ساتھ اتفاق کریں
حاشا کلا اہل ندوہ کو اسکا کبھی خیال بھی نہ ہوا الخ **اقول** پہلے آپ ہی بیٹھے ہوئے ہیں ابھی حضرت غضب الٰہی
اور کر زبان ہلاؤ ورنہ کچھ بھی کام نہ دیگی کیا الگزا بہت عبارات بہ نشان صفحہ و سطر تمکو نہیں دکھا دیا گیا کہ **ندوہ کی غرض**
یہی کہ ہر فرقہ کلمہ گو یان حق پر ہیں سب کو بر حق اور راہ راست پہ سمجھو کسی فرقہ کی تضلیل بھی جائز نہیں کیونکہ ہر فرقہ کلمہ
گو یان کے ساتھ محبت نہیں تو ایمان ندارد کیا ندوہ نے شیعہ سنی کے اختلافیات کو غیر قطعی اور تو ہین ہیں
اور فیما اسی بات نہیں ٹھہرا دیا کیا مقلدین و غیر مقلدین کے اختلاف کو حنفی شافعی جیسا اختلاف نہیں قرار دیا
کیا نیچری جس کی تکفیر پر علمائے عرب و عجم کا اتفاق ہے اس کو نامور اہل الرائے مسلمان نہیں ٹھہرایا پھر آپ
کس منہ سے کہتے ہیں کہ ندوہ کا یہ مقصود نہیں الخ اس خیر اندیشی سالی میں اس مفسدہ اندھی پہ اور یہ کرتوت ہرگز
تجویز نہیں۔

قولہ ندوہ کو یہ بھی مقصود ہے کہ ایک دار الافتاء مقرر کیا جاوے اور اس میں ایسے علما کو جن کو علوم دینیہ
میں مہارت حاصل ہو مقرر رکھے جاویں تاکہ اطراف و اکناف سے استفتا آیا کریں اور وہاں سے ان کے جوابات
بحوالہ کتب فقہ مہر و دستخط علمائے مزین ہو کر جایا کریں ایسے چشمہ فیض کو کون مسلمان قبیح اور ناجائز کہیگا الخ۔

اقول ہاں ذرا ندوہ کی اس ایمانداری پر بھی غور ضرور ہے کہ اسی دار الافتاء کے متعلق لکھا ہے اس
دار الافتاء سے ہرگز مسائل اختلافیہ نزاعیہ کا جواب نہ دیا جاوے گا۔ اب ارشاد کیجیے کہ چشمہ فیض ہوا یا محض ہیر پھیر
اور بے اظہار حق کے عدم اظہار کو کون مسلمان غیر قبیح اور جائز کہیگا۔ افسوس صد افسوس کہ اس جٹا پٹے میں اور
اس ملمع کاری تزویر و فریب دہی سے کام لیا جاتا ہے۔

قولہ (لکچر مولوی عبد الحق صاحب) مدارس اسلامیہ کی تعلیم اس پرانے طریق پر ہوتی ہے جو آج کل
رفتار زمانہ کے لحاظ سے قابل ترمیم ہے **اقول** اگر ناگوار خاطر علمائے کرام نہ ہو تو صاف صاف کہتا ہوں کہ بگڑی
بازھکر نکلے ہوئے مولوی کا ہر علم میں بہت ہی کم پایہ ہوتا ہے فقہ میں اسقدر مہارت نہیں ہوتی کہ معاملات کا
فیصلہ کر سکے وہ اس قابل نہیں کہ ان کو کہیں کا جج بنا دیا جاوے۔ الخ **اقول** مدارس اسلامیہ قدیمہ
متاخرین جو لکھنؤ وغیرہ میں ملک العلما مولانا **نظام الدین** اور دہلی وغیرہ میں شاہ ولی اللہ صاحب کے

فرمادیجیے کہ خان بہادر خدا بخش خان صاحب سنی ہیں یا وہابی مقلد ہیں یا غیر مقلد نیچری ہیں یا غیر نیچری۔

قولہ (تقریر مولوی لطف اللہ صاحب صدر ندوہ (جج ہائیکورٹ حیدرآباد) صاحبو بعض حضرات نے جو میری نسبت مشہور کیا ہے کہ فلاں شخص بھی اس جلسہ کا مخالف ہو یہ محض غلط ہے واللہ میں ہرگز مخالف نہیں الخ

اقول بقول شخصے کہ اپنے سوراخ میں چوہا بھی شیر ہوتا ہے۔ اگر کچھ ہمت و غیرت تھی تو مسجد جامع بریلی میں کیوں امر حق نہ ظاہر کردیا۔ صدہا اہل اسلام کی درخواست کیوں پذیرا نہ ہوئی کیوں مقابلہ و مباہلہ سے بھاگ گئے اس وقت تو نہایت دلیری کے ساتھ حلف کیا جاتا ہے اسوقت کیوں مہر خاموشی منہ پر لگائی گئی تھی۔

اس کے علاوہ مولوی عبد الرزاق صاحب نے حیدرآباد میں **فتوائے** رد ندوہ چھپایا جس پر آپ کی اور مفتی **محبوب نواز الدولہ** بہادر و مولوی **سید عمر** صاحب محدث وغیرہم کی مواہیر ثبت ہیں اور اس کی تمہید میں مذہب اہلسنت سے ندوہ کی مخالفت ظاہر کردی گئی ہے اور جج صاحب بہادر کو بھی وہ رسالہ دیا گیا تھا۔ اسی وقت کیوں جلوہ سکوت دکھا دیا گیا۔ اور نیز اس کے بعد جب رسالہ **حیثوہ** مطبع ابو العلائی حیدرآباد میں چھپ کر شائع کیا گیا اور اس میں آپ سے مناظرہ و مباہلہ کی درخواست کی گئی اس وقت کیوں یہ حلف نہ فرمایا حالانکہ آپ وہاں کے توجج ہائیکورٹ ہیں خیر ان گذشتہ قصوں کو جانے دیجئے اب اگر کچھ ہمت جرأت ہے تو مجمع علما میں مناظرہ و مباہلہ فرما لیجیے ورنہ اپنے چند تلامذہ و معتقدین و امراء و جہلاء و شعراء خادمین کے روبرو بڑھ بڑھ کر باتیں بنانا اور اہل علم کے سامنے آتے ہوئے جان چرانا اس مشہور عام مقولہ کی پوری تصدیق ہے کہ اپنے سوراخ میں چوہا بھی شیر ہوتا ہے۔

قولہ بعض خواص اپنی تحریرات میں سب و شتم و کلمات سخت و بیجا فرماتے ہیں ندوہ چاہتا ہے کہ اس قسم کی تحریرات و اقوال ترک کر دیے جائیں اور مطالب کو نرم زبانی اور شائستگی سے جو مدلول آیات و احادیث صحیحہ ہو قریب تر بہ فہم لایا کریں الخ **اقول** معلوم نہیں کہ جج صاحب بہادر کرسی صدارت پر جلوہ آرا ہو کر اسقدر دلیر کیسے ہو گئے کہ آفتاب پر خاک ڈالنا چاہتے ہیں کون نہیں جانتا کہ ندوہ تو نہایت وضاحت کے ساتھ کہہ چکا کہ مناظرہ یک قلم موقوف ہونا چاہیے کسی فرقہ کلمہ گو کی تکفیر و تضلیل بلکہ مخالف اسلام سے رد و کد کا صیغہ ہی اڑا دیا جاوے نیز یہ بھی واضح رہے کہ ندوہ جن الفاظ کو کلمات سخت سے تعبیر کرتے ہیں یہی کلمات ہیں جو تحفہ **اثنا عشریہ و منتہی الکلام و تنبیہ السفیہ و رجوم الشیاطین و تقعات** وغیرہ میں بمقابلہ مخالف سلف بغرض تنبیہ و تادیب مبتدعین ہمیشہ سے لکھے چلے آتے ہیں کیا بدولت مجھی نگوید

ضرورت سے جا کر دیکھ لیجئے آپ علی الخصوص بالعموم وہاں دستار بندی پر بکمال بیباکی کس طرح طعن و تشنیع
کرتے ہیں [illegible] اللہ صاحب لکھنوی اور شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی جیسے دیکھنے والے
اب بھی شاذ و نادر باقی ہیں کہ مفتی صدر الدین خان دہلوی مولوی عبد الحلیم صاحب لکھنوی مفتی سعد اللہ
صاحب رامپوری کے عہد کے دیکھنے والے دنیا سے ناپید ہو گئے جنہیں نہیں بھی موجود ہیں ذرا فرمائیے تو کہ
ان کی دستار بندی مدارس ندوہ نیچریہ میں ہوتی تھی یا مدارس اسلامیہ لکھنؤ و دہلی وغیرہ میں کیا معاذ اللہ ان
میں لیاقت بھی نہ تھی جتنی شبلی صاحب بہادر پروفیسر کالج نیچریان اور مولوی ابراہیم آروی میں ہے
پس جن مدارس اسلامیہ کی تعلیم پر آپ طعن کرتے ہیں ان کی کمال دریدہ دہنی کی دلیل ہے اور اگر آپ کے نیچری سودائی دماغ
میں بھی سودا اٹھتا ہے کہ یہ سب حضرات بالکل کورے تھے کسی میں فیصلہ کرنے کی لیاقت نہ تھی تو خیر بفرض
محال یہی تسلیم کر لیجیے کہ ریاست اہل اسلام حیدرآباد دکن میں جو مولوی لطف الصمد صاحب جج بنائے
گئے ہیں اور انگلیں [illegible] شب و روز فیصلوں کے فرائض ادا کرتے ہیں یہ اثر مدارس نیچریہ ندویہ کے فیض
تعلیم و دستار بندی کا ہے یا ان کی سرفرازی یہ برکت کفش برداری جناب مفتی عنایت احمد صاحب مرحوم
حاصل ہوئی ہے خیر اس سے بھی قطع نظر کیجیے جس درس سابق پر آج آپ طعن کرتے ہیں آپ صاحبوں کو
جو دولت لسانی حاصل ہوئی ہے یہ اسی کی بدولت یا کالج نیچریان ندویہ کے طفیل سے ہاں یہ ضرور ہے کہ جو
شخص کہ جیسی نیت و لیاقت رکھتا ہے سلف صالحین اور ان کے متبعین کو اس درس علمی کے فیض نے ان کی نیک
نیتی ان کے حسن عقیدت ان کی للہیت کے باعث لیاقت دینی عطا فرمائی اور آپ کو نیت نیچریت کے باعث لکچراری
عیاری طراری کی لیاقت نصیب ہوئی جس کے ذریعہ سے آپ اہل اسلام اور اسلام کو کاٹنا چاہتے ہیں ع
علم اگر بر دل زنی یاری بود * علم اگر بر تن زنی ماری بود اور اگر یہ عذر رکیک پیش کیا جائے کہ مدارس
اسلامیہ دہلی و لکھنؤ وغیرہ کی تعلیم نے اگرچہ علمائے کاملین پیدا کیے مگر ہزارہا طالب علم ناقص بھی رہتے ہیں
یہ ایسا کم [illegible] خیال ہے جس کا ضعف مخفی نہیں رہ سکتا کہ مدارس ندویہ کا ہر طالب علم علامۃ الدہر اور فاضل متبحر
ہوگا اور اس کا تیقن بھی آپ ہی جیسے خود بیں حضرات کا کام ہے بھلا کوئی ذی عقل یہ کیونکر تسلیم کر سکتا ہے کہ آپ کی
نصاب جدید کے پڑھنے والے سب کے سب ایک درجہ کے ذہین ایک حافظہ ایک لیاقت کے ہوں گے
اور اس نصاب جدید کی تعلیم کا سبب یہ ایک اثر مرتب ہوگا کون نہیں جانتا کہ سلف سے خلف تک تمام انسان
اور کل تلامذہ ایک لیاقت اور ذہن و حافظہ کے ہوتے ہیں بعض اساتذہ تعلیم متعلمین کیا [illegible] توجہ فرماتے ہیں بعض

جاری فی الشعراء التفصیل یا ایہا بنی اسرائیل الخ اسی طرح بہت محققین سابقین نے اس[۱] کی تصریح
فرمادی ہے پھر کیا یہ سب حضرات بعلت دستاربندی مدارس نظامیہ اسی کے مستحق ہین کہ اُن کا منھ کالا
کیا جائے اپنی زبان کے آپ مالک ہین جس چاہیے طعن و تبرا کیجیے مگر قیامت بھی سنے آنے والی ہے
ان کردارون کی سزا وہان ملجاوے گی۔
لکچرار صاحب نے یہ عقلی دلیل جو قائم کی تو پھر چالیس برس تیہ مین کیون مارے مارے پھرے الخ
یہ اعتراض اُس وقت ائمہ دین پر وارد ہو سکتا تھا جو وہ یہ فرماتے کہ حضرت موسے و جناب ہارون علیہم السلام
بنی اسرائیل بعد غرق فرعون کے فوراً مصر مین آگئے اور تا زیست وہان سے قدم نہ اٹھایا اگر
شام وغیرہ کا سفر نہ کیا کہ اس تقدیر پر البتہ یہ قول ظاہر مخالف قصہ تیہ کے ہو سکتا تھا
ولیس الامر کذالک ہرگز ان حضرات کا یہ دعوے نہین ہے کیا ایک جماعت بنی اسرائیل بعد غرق فرعون
مصر مین آکر قابض ہو جانا اور بعد قبضہ کے وہان سے شام کا سفر کرنا اور اثنائے سفر تیہ کا واقع ہونا ممکن
نہین ہے۔ وہ کون سی دلیل ہے جس کے ذریعہ سے لکچرار صاحب کو اس کے محال ہونے پر ثبوت
ہو گیا جو عامہ مفسرین کو احمق ٹھہرا دیا تفسیر عزیزی مین ہے القصہ بنی اسرائیل بعد ورود و لایات
نعمت ہم شکرگذاری نکردند و عنایت الٰہی از اعانت ایشان بسبب حضرت موسے دست [illegible]
بردار نہ شد بلکہ بعد ازین ہمہ ناسپاسیہا ایشان مورد عنایت او تعالے [illegible] حضرت
موسی ازین ہمہ امور فارغ شدہ در لشکر بنی اسرائیل رسیدند و ایشان را حکم الٰہی رسانیدند کہ شما را حق
تعالے فرمودہ است کہ زمین شام را کہ مدفن حضرت ابراہیم علیہ السلام و اولاد ایشان است و بیت المقدس
ہم درآنجا واقع است از دست جباران عمالقہ خلاص کنید و درہمان زمین وطن گیرید و مصر را گذارید و [illegible]
حکم آن بود کہ بنی اسرائیل تا در مصر بودند متنعم و عیش فرعون و فرعونیان را با باغات و بساتین و مزارع و [illegible]
فراوان و انہار روان می دیدند چون فرعون و فرعونیان ہلاک شدند و ایشان [illegible] رسیدند [illegible]
[illegible] آن بود کہ ایشان نیز در آن زمین خصیب بتعیش و ترفہ مائل شدند و از کارزار و قتال [illegible]
دل خواہند [illegible] و تکاسل خواہند ورزید و غیرت [illegible] خاص و عام ظاہر [illegible] و [illegible]
ازین کنج کاوی کہ با فرعون داشتند منظور ہمین بود کہ بہ ملک او مسلط شوند جاہ و عزت دنیا حاصل نمایند چنانچہ

---

[۱] اور سورۂ شعراء مین تصریح فرمائی کہ ان چیزون کے وارث بنی اسرائیل ہوئے ۱۲

حاشیہ جمل میں متعلق واورثنٰہا قوماً آخرین کے لکھا ہے قولہ ای بنی اسرائیل فقد رجعوا الی مصر
بعد ہلاک فرعون وھذا قول الحسن وقیل انہم لم یرجعوا الی مصر والقوم الآخرون غیر بنی اسرائیل وھو
قول ضعیف جدًا کرخی الخ بحر محیط میں ہے وضعف قول قتادۃ بانہ لم یرو فی مشہور التواریخ
ان بنی اسرائیل رجعوا الی مصر فی شئ من ذلک الزمان ولا ملکوہا قط انتہی ولا اعتبار بالتواریخ فالکذب
فیہا کثیر وکلام اللہ صدق قال فی سورۃ الشعراء کذلک واورثناہا بنی اسرائیل علامہ عبد الحکیم
حواشی بیضاوی میں فرماتے ہیں قولہ لما عادوا الی مصر قال محی السنۃ فی المعالم والمعنی ان بنی
اسرائیل لما امنوا من عدوہم ودخلوا مصر لم یکن لہم کتاب ولا شریعۃ فوعد اللہ موسیٰ ان ینزل علیہ
التوراۃ الی آخر القصۃ وفی البحر ہذا الموعدۃ بعد خروجہم من البحر او بعد دخولہم مصر بعد ہلاک فرعون
قولان فما قیل ان المصنف تبع الکشاف فیما ذکرہ ولم یعرف ذلک لغیرہما ولم یصرح احد من المورخین بانہم دخلوا
مصر بعد خروجہم منہا لیس بشئ الخ حواشی سعدیہ میں ہے قال قتادۃ لم یرد فی مشہور التواریخ انہم
رجعوا مصر ولا ملکوہا قط ورد بانہ لا اعتبار بالتواریخ فالکذب فیہا کثیر واللہ تعالیٰ اصدق قیلا و ﷺ

لہ بیشک بنی اسرائیل بعد ہلاک فرعون مصر کو واپس آئے اور یہ قول امام حسن بصری کا ہے اور بعض نے کہا واپس نہ آئے
اور یہاں اور لوگ مراد ہیں بنی اسرائیل کے سوا اور یہ قول نہایت ضعیف ہے یہ کہ تفسیر کرخی میں ہے ۱۲ ۔ لہ قتادہ کا کہنا کہ
مشہور تاریخوں میں منقول نہ ہوا کہ بنی اسرائیل اوس زمانے میں کبھی مصر کو واپس گئے یا کسی وقت اس کے مالک ہوئے ضعیف ہے
اور تاریخوں کا کچھ اعتبار نہیں کہ ان میں جھوٹ بکثرت ہے اور اللہ عز وجل کا کلام سچا ہے وہ سورۂ شعرا میں فرما چکا کہ ہم نے بنی اسرائیل کو
ان کے مالوں مکانوں کا وارث کیا ۱۲ لہ یہ وارث کرنا اس وقت تھا جب بنی اسرائیل مصر میں واپس آئے امام محی السنہ نے
معالم میں فرمایا معنے یہ ہیں کہ بنی اسرائیل جب اپنے دشمن سے مطمئن ہوئے اور مصر میں آئے اس وقت تک ان کے پاس کوئی
کتاب و شریعت نہ تھی تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمایا کہ ان پر توریت اتاریگا اور بحر میں ہے کہ یہ
وعدہ اس وقت تھا جب وہ دریا سے نکلے یا جب ہلاک فرعون کے بعد مصر میں آئے دو قول ہیں تو وہ جو کہدیا گیا کہ امام بیضاوی
نے اس قول میں صاحب کشاف کی پیروی کی ان دونوں کے سوا کسی سے ایسا مشہور نہیں نہ کسی مورخ نے تصریح کی
کہ وہ مصر سے نکل کر پھر اس میں آئے ہوں یہ کہنا محض لاشے ہے ۱۲ لہ قتادہ نے کہا مشہور تاریخوں میں مروی نہ ہوا
کہ بنی اسرائیل مصر میں پلٹ کر گئے یا کبھی اس کے مالک ہوئے ہوں اور یہ رد کیا گیا اسطور پر کہ تواریخ کا کچھ اعتبار نہیں ان میں
جھوٹ بکثرت ہے اور اللہ کی بات سب سے زیادہ سچی ہے ۱۲

وقعت واقعیۃ حاصل ہوتی تو ہزارہا لوگ اسی ملک اسی قوم کے کیون اُس کے مخالف ہوتے اور پھر اُن میں سے صدہا آدمی ہرگز کلمۂ اسلام قبول نہ کرتے حالانکہ یورپ و امریکہ کے اہل عقل و دانش نہایت خوشی اور تحقیق کے ساتھ دین اسلام قبول کرتے چلے جاتے ہین اور تمام اعتراضات فلسفۂ جدیدہ کو لغو سمجھتے ہین خیر آپ ہی سچے سہی مگر دو ایک اعتراضات بیان تو فرمایئے جس کی جوابدہی پر اگلے پچھلے والون سے نامقدور ہو ہان اگر آپ کی قوۃ علمیہ سے اُن کا دفع ناممکن الوقوع ہے تو کوئی جائے تعجب او محل اعتراض نہین مگر سمجھ بیٹھنا تمام جہان کے اہل علم کو اپنا جیسا کم مایہ سمجھ لینا یہ بھی آپ کی عقل کی خوبی ہے ۔

قولہ فن ادب کی تو دہشتی خراب ہے کہ الہی توبہ الخ **اقول** فی الواقع آپ جیسے جبہ پوش دستاربند حضرات نے وہ مٹی خراب کی ہے جس پر مدارس قطامیہ کے مبتدی طلبہ کو بے اختیار ہنسی آتی ہے وقت تھوڑا ہے اس لیے مختصر کچھ مثالین آپ کے کمال ادب کی لکھی جاتی ہین ۔

مثال اول تفسیر حقانی ترکیب سورۂ فاتحہ مین لکھتے ہین رب العالمین صفت اول تو نکرہ ہے مگر معنے کے لحاظ سے معرفہ ہے کیونکہ رب العالمین سوا ذات خدا کی ذات کے اور کسی پر صادق نہین آتا انتہی مبتدی بھی جانتے ہین کہ رب یا مصدر ہے یا صفت مشبہ ہے غیر فاعل کی طرف مضاف ۔ اور دونون تقدیر پر رب کے اضافت العالمین کی طرف اضافت معنویہ یعنی اضافت حقیقی ہے نہ اضافت لفظی پس رب العالمین معرفہ ہے اُس کو نکرہ ٹھہرانا ہرگز صحیح نہین ہے البتہ مفسرین کرام نے مالک یوم الدین کی تفسیر مین اِس بحث کو ذکر فرمایا ہے اور اُس کو بھی معرفہ ٹھہرایا ہے اور تصریح فرمادی ہے کہ دوسری قرات جو ملک یوم الدین ہے صفت مشبہ ہے اور غیر فاعل کی طرف مضاف پس اُس کی اضافت معنوی اور مفید تعریف ہے۔ **کشاف** مین مالک یوم الدین کی تفسیر مین لکھا ہے ۔ فان قلت ما ہذہ الاضافت قلت ہی اضافۃ اسم الفاعل الی الظرف علی طریق الاتساع مجری مجری المفعول بہ کقولہم یا سارق اللیلۃ اہل الدار والمعنی علی الظرفیۃ ومعناہ مالک الامر کلہ فی یوم الدین کقولہ لمن الملک الیوم فان قلت فاضافۃ اسم الفاعل اضافۃ غیر حقیقیۃ فلا تکون معطیۃ معنے التعریف فکیف ساغ وقوعہ صفت المعرفۃ قلت انما تکون غیر حقیقیۃ اذا ارید باسم الفاعل الحال او الاستقبال فکان فی تقدیر الانفصال کقولک مالک عبدہ الساعۃ او غدا فاما اذا قصد المعنی الماضی کقولک ہو مالک عبدہ امس او زمان مستمر کقولک زید مالک العبید کانت الاضافۃ حقیقیۃ

مثال سوم یحادون فعل ضمیر ہم جو راجع ہے منافقین کی طرف اُس کا فاعل الخ اگر تحریر بھی سمجھ کر پڑھی ہوتی تو اس ہیر پھیر میں نہ پڑتے۔ کیا یحادون فعل با فاعل نہیں ہے کیا واو ضمیر فاعل کی موجود نہیں ہے یہی لیاقت پر درس نظامی اور دستار بندانِ مدارس نظامیہ پہ پھبتیاں کی جاتی ہیں تحریر سمجھنے کی خود کو لیاقت نہیں اور بڑے بڑوں پر منہ آیا جاتا ہے۔

مثال چہارم اذا حرف شرط قیل فعل مجہول قول اُس کا مفعول مالم یسم فاعلہ محذوف اور لہم متعلق ہے قیل کا اور آمنوا فعل با فاعل اُس کی تفسیر الخ۔ اگر دو حرف کسی سمجھ دار اُستاد سے سمجھکر پڑھے ہوتے تو اذا کو حرف شرط نہ کہتے اور نیز قیل کا مفعول مالم یسم فاعلہ محذوف ٹھہرا کر آمنوا کو تفسیر قرار دینا یہ بھی تطویل لاطائل ہے۔

مثال پنجم اخذنا فعل نحن با فاعل الخ۔ جو شخص میزان الصرف کے صیغوں میں یہ فاش غلطیاں کھائے اُس کی نحودانی کا اندازہ اہلِ عقل بخوبی کر سکتے ہیں۔

مثال ششم علمتم فعل اسم فاعل الخ کیا کہنا آپ کی اسم فاعل کا۔

مثال ہفتم لاتقربا فعل نہی انتما ضمیر اُس کا فاعل الخ حیدر آباد جاؤ اور صرف و نحو کی ابتدائی کتابیں پڑھو۔

مثال ہشتم متعلق ترکیب یاایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم کے لکھتے ہیں۔ اعبدوا فعل با فاعل ربکم مفعول موصوف الذی موصول خلقکم صلہ جملہ فعلیہ معطوف علیہ والذین من قبلکم سے والذین خلقکم من قبل خلقکم جملہ ہو کر معطوف ہوا معطوف علیہ اور معطوف ملکر دونوں صفت ہوئے ربکم کے الخ اگر تم کو کسی نے شرح مائۃ عامل سمجھا کر پڑھائی ہوتی تو معمولی ترکیب میں ایسی حماقت نہ دکھاتے۔

مثال نہم کونوا فعل انتم فاعل الخ۔ یہ سب دلائل جلیہ اسی کے ہیں کہ آپ جیسا ادیب زمانے نے آج تک ثابت نہیں کیا۔

مثال دہم عمے اور عمہ دونوں کے معنے اندھاپن اور نابینائی کے ہیں مگر عمی کا اطلاق ظاہری آنکھوں کے اندھا ہونے پر اور عمہ کا دل کی آنکھوں کے اندھا پن پر آتا ہے الخ جس کے دیدۂ دل پر غشاوۂ جہالت مستولی ہے وہ ضرور ایسا خیال کر سکتا ہے ورنہ آیہ کریمہ فاستحبوا العمی علی الہدیٰ سے

لقولک مولی العبید و ہذا ہو المعنی فی مالک یوم الدین الخ علامہ شریف محقق نے حاشیہ میں فرمایا ہے
قولہ ما ہذہ الاضافۃ اضافۃ مالک و لذلک قال ہی اضافۃ اسم الفاعل و اما اضافۃ ملک فلا اشکال فیہا لانہا
اضافۃ الصفت المشبہۃ الی غیر معمولہا کما فی رب العالمین فیکون حقیقیۃ لا انفصال ما اضیف بہ مفعول بہ فی المعنی
فیکون لفظیۃ لانا نقول الصفۃ المشبہۃ لا تعمل النصب ابدا الا ترے الی قولہم و اضافۃ الصفت المشبہۃ الی
فاعلہا فی مثل الاضافۃ اللفظیۃ و اما ان الصفۃ المشبہۃ لا یشتق الا من فعل لازم و الملک و الرب مشتقۃ من فعل
من متعد فجوابہ ما عرفت من ان المتعدی یجعل لازما بالنقل ثم یشتق منہ الصفۃ و الاضافۃ فیہما کما فی قولک ملک العصر
و کریم الدہر و حسن البلد فیکون حقیقیۃ قطعا الخ علامہ فاضل لاہوری حاشیہ بیضاوی میں
فرماتے ہیں قولہ ملک مضافا بتقدیر الام عند المحققین و بتقدیر فی عند البعض و علی التقدیرین فالاضافۃ
معنویۃ لان الصفۃ المشبہۃ لا تعمل النصب اذ لا تجی الا من اللازم فتقع صفۃ للمعرفۃ الخ علامہ فاضل
فراما فی حاشیہ بیضاوی میں فرماتے ہیں تعرض لاضافۃ مالک و لم یتعرض لاضافۃ رب العالمین
مع تقدیمہ و جریان الاشکال الوارد ہہنا و ہو لزوم وقوع النکرۃ صفۃ للمعرفۃ فیہ ایضا لان الصفۃ المشبہۃ
مشتقۃ من اللازم و لا مفعول لہا فتنحصر اضافتہا اللفظیۃ فی الاضافۃ الی الفاعل فلذلک لم یتعرض لاضافۃ ملک
کما تعرض لاضافۃ مالک الخ جلالین میں ہے و من قرء مالک فمعناہ مالک الامر کلہ فی یوم القیامۃ
انما ہو موصوف بذلک دائما کغافر الذنب فصح وقوعہ معرفۃ الخ۔ کمالین میں ہے یرید انہ اضافۃ حقیقیۃ
مفیدۃ للتعریف فصح وقوعہ للمعرفۃ لا لفظیۃ مفیدۃ للتخفیف فقط فانہا اضافۃ الصفت الی معمولہا و شرط
العمل کونہا بمعنی الحال او الاستقبال فلیس ہذا علی قراءۃ مالک بالالف و اما اضافۃ ملک بدونہ فلا اشکال
فیہ لانہا اضافۃ الصفۃ المشبہۃ الی غیر معمولہا فانہا لم تعمل النصب اذ لا تجی الا من اللوازم فتقع
صفۃ المعرفۃ الخ۔

مثال دوم فرماتے ہیں الرحمن الرحیم صفت موصوف اس کی صفت دوم مالک یوم الدین اس کی
صفت سوم الخ کیوں جی ادیب صاحب آپ نے الرحیم کو اللہ کی صفت ٹھہراتے ہیں کیا قباحت دیکھی
جو رحمن کی صفت قرار دی اور اللہ کی تین صفتیں ٹھہرا دیں اگر تفاسیر عربیہ کا مطالعہ دشوار تھا تو تفسیر عزیزی
وغیرہ ہی دیکھ کر سمجھ سکتے تھے کہ چار صفتیں اللہ کی ہیں غضب یہ ہے کہ جب تک ایک انوکھی
نئی بات سب کے خلاف نہ لکھ ماریں آپ کی جدت پسند طبیعت کے جوہر کیسے ظاہر ہوں۔

م عقلی کے باعث وہ ہندوستان میں روز افزون ترقی پا رہی ہیں (چنانچہ ہمارے مولوی صاحب بھی بمبئی

اقول اگرچہ جسٹس بہادر سے یہ توامید نہیں کہ امر حق پر مستقیم رہکر باطل پر زد نہ دین مگر بغرض ہدایت عوام

پوچھتے ہیں کیا آپ کے مشیر صاحب بہادر آپکے نزدیک نیچری یعنی ملحد ہیں جو آپ کے بیانات حقہ کو

مسکر برا مانتے ہیں سچ ہے نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا۔ ہرچند آپ صاحبوں نے بہت

کچھ تقیہ کیا لیکن یہ داغ نہ مٹا ہے نہ مٹے۔

قولہ کیونکہ غیر مقلد اور شیعہ سے اس قدر اندیشہ نہیں ہے جسقدر ہم کو اس زمانے میں نیچریت و دہریت

اندیشہ ہے۔ الخ۔ **اقول** یہ آپ کی خانگی آپ کی شکم زاد تحقیق بمقابلہ تصریحات ائمہ دین کے ہرگز اس

قابل نہیں جس کو نظر وقعت سے دیکھا جاوے کیونکہ یورپ کے نیچریہ و دہریہ جو قرآن مجید کی تکذیب بعلم کھلا

کرتے ہیں عوام اہل اسلام بھی ان کو قطعاً ملحد جانتے ہیں اور حسب ارشاد ائمہ دین کے ان ملحدوں کے

دلائل کو جہل و وہمیات و خرافات سمجھتے ہیں پس ان سے ہرگز یہاں وہ اندیشہ نہیں ہے جو غیر مقلدین و

شیعہ سے ہے کہ یہ تو اسلام کے پردے میں محبت خدا و رسول۔ پابندی احکام قرآنیہ کے مدعی بنکر

عقائد کفر و ضلالت شائع کر رہے ہیں اور عوام کالانعام ان کو مسلمان اور معتقد قرآن سمجھ کر دلیل حق و

صواب سے سمجھ جاتے ہیں۔ حضرت حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم میں فرماتے

ہیں بیان[ف] مراتب الذین یبغضون فی اللہ شیئا ما بینہم واسطہ قولہم) الثانی المبتدع الذی یدعوا

الی بدعتہ فان کانت البدعۃ بحیث یکفر بہا فامرہ اشد من الذمی لانہ لا یقر بجزیۃ ولا یسامح بعقد ذمۃ

وان کان ممن لا یکفر بہ فامرہ بینہ و بین اللہ اخف من الکافر لکن الامر فی الانکار علیہ اشد منہ علی الکافر لان شر الکافر

غیر متعد فان المسلمین اعتقدوا کفرہ فلا یلتفتون الی قولہ اذ لا یدعی الاسلام اما المبتدع الذی یدعوا الی بدعتہ

ف بیان ان کے مراتب کا جن سے للہی بغض رکھا جاتا ہے اور ان سے بیزاری کی کیفیت ان میں دوسرا مرتبہ بدمذہب کا ہے

جو اپنی بدعت کی طرف بلاتا ہے اگر بدعت ایسی ہے جس کی باعث کفر آتا ہو تو ایسے بدمذہبون کا حکم کافرون سے سخت ہو اسلئے

کہ بدمذہب کو نہ جزیہ لیکر رہنے دینگے نہ امان دیکر نرمی کرینگے اور اگر اس بدعت کے باعث کفر نہ ہوتا ہو تو اس کا معاملہ

اللہ کے ساتھ کافر سے ہلکا ہے مگر اس پر انکار و رد میں کافر کی بنسبت زیادہ سختی ہے اس لیے کہ کافر کا شر اس تک نہیں پہنچتا

کہ مسلمان اسے تو کافر سمجھے ہوئے ہیں تو اس کی بات پر التفات بھی نہ کرینگے اس لیے کہ وہ سرے سے اسلام کا دعوے ہی

نہیں کرتا اور یہ بدمذہب جو اپنی بدمذہبی کی طرف بلاتا ہے ۱۲

ثابت کرنے کا اطلاق بھی دل کے اندھاپن پر آتا ہے مگر تم معذور ہو صدق اللہ تعالیٰ کما قال ولکن
تعمی القلوب التی فی الصدور

قولہ [تقریر مولوی محمد شاہ رامپوری] شہر رامپور کیا دار العلوم تھا کہ اس میں بڑے بڑے
اہل کمال گزرے ہیں **اقول** مقرر صاحب یعنی مولوی محمد شاہ صاحب نے جو مولانا **ارشاد حسین** صاحب
اور مولانا **خلیل الرحمان** صاحب اور مفتی **شرف الدین** صاحب کو بڑے اہل کمال میں
شمار کیا مگر ایمان ہمیں سے یہ بھی فرمادیں کہ ان حضرات نے **وہابیہ** خذلہم اللہ کی رد و تضلیل
وتکفیر میں رسائل بھی تالیف فرمائے ہیں یا نہیں اور جب تمام بلاد ہندوستان میں ان کی وہ تالیفات
مشہور و معروف ہیں تو آپ حضرات اہل ندوہ کے نزدیک وہ حضرات مفسد خودکش مخالف اسلام ٹھہرے
یا نہیں وہ دفعہ ۱۱۱ تعزیرات ہند کے مجرم سمجھے یا نہیں پھر آپ کس منہ سے اُن کا نام زبان پر لاتے ہیں

قولہ اہالی ندوہ چاہتے ہیں کہ مثل اگلے عالموں کے اب بھی ہم میں صاحبان کمال ہوتے ہیں الخ
اقول اگلے عالموں سے آپ کی مراد عبد اللہ بن سبا قاضی شریک نانی عبد الوہاب
نجدی ابن تیمیہ حنبلی ابن حزم ظاہری مولوی دلدار علی وامثالہم ہیں جب تو
آپ کا بیان ٹھیک ہے ورنہ اگر دیندار علماء رحمۃ اللہ علیہم اجمعین جیسے صاحبان کمال کا پیدا ہونا اہل ندوہ
چاہتے ہیں تو اگلے عالموں کی تحقیقات شرعیہ کو کیوں مخالف اسلام ٹھہرائے کیا آپ صدر اعظم
اور ناظم بلکہ تمام طائفہ ندویہ کی کمک سے بھی یہ بات ثابت کر سکتے ہیں کہ منجملہ فرق کلمہ گویان اسلام و
اہل قبلہ کے وہ فرقے جو ضروریات دین کے منکر ہیں اگلے عالموں نے اُن کو مسلمان ٹھہرا کر اُن کی
تکفیر سے ممانعت فرمائی ہے وہ اہل قبلہ جو باوجود اقرار و اعتقادات ضروریات دینیہ کے دیگر عقائد
مسائل اجماعیہ میں مخالف اہلسنت ہیں کیا اگلے عالموں نے اُن کو مبتدع اور گمراہ نہیں ٹھہرایا ہے
کیا مبتدعین کو کلاب اہل النار نہیں فرمایا گیا کیا کتب عقائد و فقہ میں اُن سے بغض و اہانت اُن کے رد
و طرد کا حکم نہیں دیا گیا ہے۔ ہاں اگر اگلے عالموں کی پیروی اسی کا نام ہے کہ جس کو وہ ہدایت کہیں آپ اُس کو
ضلالت ٹھہرائیں جسے وہ کفر بتائیں آپ اُس کو اسلام بتائیں تو یہ دوسری بات ہے۔

قولہ ایک شاہ سلیمان صاحب آنریری مجسٹریٹ پھلواری نا آج کل جس طرح یورپ کے عمدہ عمدہ سلیقہ
ایسا ان آرہے ہیں اسی طرح اندرونی بیماریاں دہریت نیچریت الحاد وغیرہ کی بھی چلی آرہی ہیں اور مسلمانو

ہو سکتا ہے آپ تھوڑی دیر کے لیے شان مجتہدی سے قطع نظر فرما کر ارشاد کیجیے کہ یورپ کے دہریہ اور نیچریہ ان ندوی آیات کو دیکھکر کیا کہینگے اور آپ کے نئے رسالہ تحفۂ محمدیہ کی تحقیقات اسلام کے حق مین مفید ہین یا مضرت رسان ۔

قولہ (تقریر مولوی عبد الحق صاحب) اول صدی کے اخیر تک ایمان اسلام ان ہی باتون کے اعتقاد و احکام کی پابندی کو سمجھتے تھے لے تو لا پھر بعد مین خلافت و امامت کے جھگڑے نے مسلمانون مین دو نئے فرقے پیدا کر دیے ایک شیعہ دوسرا خارجیہ الخ ملخصًا **اقول** ہان تو حقانی صاحب کو تمام علوم و فنون مین بھی دعوے ہے کہ ہیچمدان دیگرے نیست مگر اُن کا زبان ما بہ الفخر یہی ہے کہ فن تاریخ مین بس وہی اپنے نظیر ہین تمام اگلے محدثین و مفسرین اس فن شریف سے کورے ہو دیکھیے آپ بہت سے فرضی امور کو واقعی اور واقعی امور کو ناواقعی لکھ گئے اب ذرا خود بدولت کی تاریخدانی دیدنی ہے کہ پہلے صدی کے اخیر تک اہل اسلام کا ایک مذہب ایک عقیدہ پر متفق رہنا پھر بعد میں شیعہ و خارجیہ کے پیدا ہونے کا زمانہ دوسری صدی قرار دینا نہایت زور شور کے ساتھ عوام ذہن نشین کیا جاتا ہے حالانکہ کون نہین جانتا کہ شیعہ و خارجیہ اول صدی بلکہ اول صدی کے بھی نصف اول ہی مین بزمانہ خلافت راشدہ حسب پیشین گوئی حضرت مخبر صادق صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے پیدا ہو چکی تھی اور اسی وقت حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بہ تقریر و بیان و سیف و سنان اُن کی سرزنش و اہانت بھی فرمادی اگر مصابیح تقدیر یہ اُس وقت سے آج تک وہ دونون گمراہ اور مردود بارگاہ فرقے موجود ہین تحفہ اثنا عشریہ مین ہے لشکریان حضرت امیر بسبب رد و قبول وسوسہ این شیطان لعین یعنی عبد اللہ بن سبا چہار فرقہ شدند اول فرقہ شیعہ اولے و شیعہ مخلصین کہ پیشوایان اہلسنت و جماعت اند این گروہ من جمیع الوجوہ بحکم ان عبادی لیس لک علیہم من سلطان از شر ابلیس پر تلبیس محفوظ ماندند جناب مرتضوی در خطب خود مدح ایشان فرمودہ دوم فرقہ شیعہ تفضیلیہ کہ جناب مرتضوی را بر جمیع صحابہ تفضیل میدادند این فرقہ از ادنے تلامذہ آن لعین شدند و جناب مرتضوی در حق ایشان فرمودہ کہ اگر کسی را خواہم شنید کہ مرا بر شیخین تفضیل میدہد او را حد افترا خواہم زد سوم فرقہ سبئیہ کہ ایشان را تبرائیہ نیز گویند جمیع صحابہ را ظالم و غاصب بلکہ کافر و منافق میدانستند این گروہ از اوسط تلامذہ آن خبیث شدند چہارم فرقہ غلاۃ کہ از رشد تلامذہ آن خبیث بودند قائل بالوہیت آن جناب شدند الخ ۔ اگر فارسی کا سمجھنا بھی

و ینبغی ان ما یدعوا الیہ حق فہو سبب لغوایۃ الخلق وشرہ متعد فالاستحباب فی اظہار البغضۃ ومعاداتہ وتحقیرہ والتشنیع علیہ وتنفیر الناس عنہ اشد الخ ایسی طرح شیخ مجدد صاحب فرماتے ہین فساد صحبت مبتدع زیادہ از فساد صحبت کافر ست وبدترین جمیع مبتدعان جماعت اند کہ باصحاب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بغض دارند اللہ تعالی در قرآن مجید ایشان را کفار می نامد الخ اب اگر مجسٹریٹ صاحب بہادر بدیدہ کی سمجھ ہی سے ان دونون حضرات کیلیے کوئی سنگین سزا تجویز کرین تو وہ جانین اور ان کا کام وما علینا الا البلاغ ـ

قولہ افسوس کہ اودھرسے دہریون اور نیچریون کے رسالے الحاد وزندقہ سے بھرے ہوئے چلے آتے ہین اور ادھر سے معتزلہ وجہمیہ کے رد کی کتابین بھیجی جاتی ہین ـ الخ **اقول** مجسٹریٹ صاحب بہادر اگر اگر کسی قدر منصف مزاجی کے ساتھ غور کرتے تو یہ سمجھ لینا دشوار نہ تھا کہ ائمہ دین نے جو کچھہ تحقیقات فرمائی ہے اُس سے وہ وساوس شیطانیہ دہریہ ونیچریہ جو بمقابلہ ارشادات شارع اسلام کے پیش کیے جاتے ہین کا لمنفی مردود ومطرود ہوجاتے ہین پس کس قدر کج فہمی اور ہٹ دہرمی ہے کہ آنکو تو چھپوا نیکا افسوس کیا جاتا ہے سچ یہی ہے کہ اُن کا چھپنا کسی طرح بیجا نہین ہوسکتا بلکہ عقل سلیم شاہد ہے کہ اسلام کے حق مین زیادہ تر مفید وہی رسائل سابقہ ائمہ سابقین ہین جن مین نہایت توضیح کے ساتھ عقلاً نقلاً عقائد الاسلامیہ کا استحکام ثابت اور ظاہر کردیا ہے نہ کہ آج کل کے مناظرین وواعظین کے رسائل کہ اُن سے بجز اس کے کہ پرائی بدشگونی کے واسطے اپنی ناک کاٹ ڈالین اور کیا فائدہ ہے مخالفین کے دفع اعتراضات کے نام سے اپنی روایات صحیحہ کی تضعیف وتکذیب اپنے اکابر دین پر قہقہے اڑانے کا نام رد مخالفین ہے دور کیون جایئے مرزا اپنے رسالہ تحفہ محمدیہ کو دیکھیے دعوے تو یہ ہے کہ تائید اسلام ومخالفین اسلام کے رد مین یہ رسالہ یگانہ اور بے نظیر ہے اور اُس کی حالت یہ ہے کہ اعجاز قرآن کے بیان مین اختلاف قرات کو قادح اعجاز نہ ٹھہرا کر لکھدیا کہ ہل یستطیع ربک بالغیبۃ اور ہل تستطیع ربک بالغیبۃ دونون آیات قرآنیہ ہین اور پہلی قرات کے یہ معنے کہ کیا تیرا پروردگار ایسا کر سکتا ہے اور دوسری قرات کے یہ معنے لکھدیے کہ کیا تو اپنے پروردگار سے خواہش کرسکتا ہے

سلطے ر یکتا ہے کہ اُس کا مذہب حق ہو تو وہ ایک خلق کی گمراہی کا سبب ہے تو اس کا شر اور ون تک پہنچتا ہے پس اُس سے بغض و عداوت اور اُس کی تحقیر اور اُس پر طعن اور لوگون کو اس سے نفرت دلانے کا استحباب بہت زیادہ ہے

کہ اہل سنت جو ندوہ سے بسبب ان مفاسد کے مجتنب ہیں ان سے اتفاق ہو جاتا۔ افسوس کہ ادھر
خیال متوجہ نہ ہوا اور سخن پروری کو مقدم سمجھکر عوام کالانعام کو اگر مگر کے پھیر میں ڈالنا چاہتے ہیں
ان تم خوب سمجھ لو کہ جب تک ندوہ کی جانب سے باضابطہ اعلان شائع نہ ہوگا کہ مضامین رسالہ اتفاق
وغیرہ ضرور مخالف مذہب اہل سنت ہیں ندوہ ان سے تائب ہے ان سے رجوع کرتا ہے تب تک
اگر مارے ندوہ کی گلو خلاصی نہیں ہو سکتی اور یہ سب فریب و چالاکی برباد اور نرے سو و ہے کہ ابھی کسی غلطی کا
اعتراف بھی نہیں مضامین باطلہ کی حقانیت پہ کمال اصرار ہی ہے پھیر کہہ دیا اگر دیتا تو ایسا ہوگا اس سے
بجز اظہار اپنی قساوت قلبی کے اور کیا مقصود ہے۔

قولہ ان افراط و تفریط کے سبب ہم ان کو اہل ہوا و بدعتی کہتے ہیں الخ **اقول** پھر حضرات
مولوی امانت اللہ غازی پوری و ابراہیم آروی وغیرہ سے کیوں انہیں کہا جاتا کہ نہ کلمہ گویان اسلام
کسی فرقہ کو بھی بدعتی کہنا روا ٹھہراتے ہیں حالانکہ اب تک ندوہ کے [illegible] جاتی ہے
اور یہ تو کہیے کہ بدعتی کا حکم کیا ہے ائمہ کرام نے بتصریح فرمادی ہے انہیں [illegible] البغض
والطراد والاہانۃ اور اس حکم کو ندوہ بھی صحیح اور قابل نفاذ سمجھتا ہے یا [illegible] اولی الدین و دنیا الفاظ سے
تعبیر کرتا ہے ابھی حضرت تم نیا ہو کر ابہام و اجمال کے سہارے سے کہا [illegible] ہو جاتے یہ ہرگز نہ ہوگا

قولہ ان سے تنفر ایک حد تک ہے نہ کہ ان سے دشمنانہ برتاؤ کرے [illegible]
تم کو تحقیقات ائمہ کرام دکھائی گئیں مگر بھلا تم کب نظر قبول سے دیکھنے لگے خیر ان تحقیقات انیقہ کو
جانے دیجیے کیا اپنے عقائد الاسلام کو بھی بھول گئے کہ وہاں مشبہہ سے دشمنی [illegible]
ہی کا حکم صادر کیا گیا ہے اور ان سے محبت رکھنے والوں کو دشمن کو [illegible] دوست جاننے کی [illegible]
لکھی گئی ہے۔

قولہ الکچر یوسف صاحب بلیڈر علی گڈھ آپ لوگ خیال کرتے ہونگے کہ یہ لال ٹوپی والا کون [illegible]

اقول اگرچہ فی نفسہ کوئی وجہ خاص رواجی خواہ لال ٹوپی ہو خواہ کالی ٹوپی بلکہ شعار [illegible] اس کو قطعاً
فرض یا حرام نہیں کہہ سکتے ہیں مگر جب کبھی وقت کسی ملک میں کوئی ہیئت خاصہ کسی گروہ کا شعار
خاص ہو وہاں اپنے اسلاف صالحین کی وضع ترک کرکے اس کو [illegible] بے ضرورت [illegible]

لہ اور بدمذہب کا یہ ہے کہ اس سے بغض رکھیں اس کا رد کریں اسے [illegible] ورنہ [illegible] ۱۲

دشوار تھا تو ارد و رسائل کلام المبین وغیرہ و ٹھیک بھی سمجھ سکتے تھے کہ شیعہ وخارجی کب پیدا ہوئے مگر دیکھے تو وہ جس کو تحقیق منظور ہو اور جو بغیر سمجھے ہوئے یہ سمجھ لے کہ مین سمجھ گیا اُس کو صحیح و غلط کذب و صدق سے کیا کام وہ اگر دن کو رات کہدے تو اُس سے کوئی غیر متوقع خیال نہین۔

قولہ مگر مسلمان اِس بات پر فخر کرتے ہین کہ ان کے تمام فرقے اُن عیلا کو چھوڑ کر جن کو قرآن وحدیث سے مس نہین سب اصول ایمان و اسلام مین متفق ہین الخ **اقول** نیچری یا ندوی اسلام کے معتقد ہین اگر فخر کرین تو ہے زیبا ورنہ کوئی سُنی مسلمان ایسی لغو اور غلط بات پر ہرگز فخر نہین کرسکتا آفتاب سے زیادہ روشن ہے کہ مبتدعین کے بعض سے فرقے جو آپ کو مسلمان کہتے ہین اُن کے اکابر علماء مذہب ایسے عقائد فاسدہ رکھتے تھے جو قطعًا مخالف اصول ایمان و اسلام ہین جس کی بنا پر اہل سنت نے باوجود کلمہ گو ہونیکے بالاجماع کتب مشہورہ مین کافر لکھا ہے مبتدعین سابقین سے قطع نظر کرکے زمانہ حال کے علماء مصنفین مجتہدین ہرو ا فض و نیچریہ و غیر مقلدین کی تحریرات مشہورہ موجود ہین ایک نہین متعدد اصول دینیہ اہل سنت کے ساتھ اُن کی مخالفت ظاہر و آشکارا ہے البتہ یہ دوسری بات ہے کہ تم ان اختلافات کو اصول کی مد سے خارج کردو جیسا کہ تمہاری تقریر بسند رجوع ندوہ کا مہتمم سے ظاہر ہے کہ عقائد سے لیکر عملیات تک جس قدر بھی شیعہ وسُنی کے اختلافات ہین اُن مین کوئی بھی قطعی الثبوت نہین ہے۔

قولہ اس لیے اکابر اہلسنت وجماعت نے فیصلہ کردیا ہے کہ اہل اسلام کے فرقون مین سے ہم کسی ایک کو بھی کافر وخارج از اسلام نہین سمجھتے جبتک کہ کسی نص کا انکار نہ کرینگے الخ **اقول** حکم منصوصہ صریحہ کو بطور فرضی صورت کے بیان کرنا یہ بھی آپ کی کمال عیاری اور چالاکی ہے۔ اور اصلی غرض اُس سے یہ ہے کہ ابراہیم آروی وغیرہ کے بیانات سلسلہ ندوہ کے عیوب و مفاسد پر پردہ پڑا رہے۔ ورنہ صاف طینت سُنی کو بس اتنا کہ کی کوئی ضرورت نہ تھی اگر آپ کو حقائق حق منظور ہوتا تو حسب تحقیقات اہل حق صاف طور پر لکھ سکتے تھے کہ ان فرقون مین سے بعض فرقے یقینًا نصوص قطعیہ کے منکر ہین اور وہ قطعًا کافر ہین اور اسلام سے خارج اگرچہ کلمہ کے اقراری ہین اور اُن پر حکم ارتداد جاری ہے۔ اور بعض فرقے جو نصوص قطعیہ کے تو منکر نہین مگر مسائل اجماعیہ اہلسنت کے منکر ہین تو وہ کافر نہین ہین مگر شرعًا ان پر حکم ضلالت کا صحیح ہے اور بیانات ابراہیم آروی وغیرہ جو نام اتفاق شائع کیے گئے ہین بلا رد و ملامت رد کہ جلسہ ندوہ کی طرف سے اُس کی اشاعت کیجاتی اور نیز خود اپنی توبہ کا بھی اعلان ضروری تھا

خصوصًا پرچہ تحفہ محمدیہ بابت ماہ رمضان المبارک ۱۳۱۷ھ میں فرماتے ہیں خارجًا معلوم ہوا کہ بعض
بعض حضرات معززین اہل اسلام اس کے خلاف ہیں سخت افسوس کے ساتھ تعجب ہوا الخ پھر
فرماتے ہیں خلاف واختلاف میں دو نقصان ہیں اولاً شے مختلف فیہ ہونے سے وقعت دار و لائق عزت
و آبرو نہیں رہتی الخ پھر فرماتے ہیں دوسرا نقصان عظیم الشان یہ ہے کہ اگر وہ شے نعمت الٰہی ہے جیسے یہ ندوہ
اُس میں خلاف واختلاف ہونے سے زوال نعمت کا خوف ہے الخ پھر فرماتے ہیں یہ ندوہ شیرخوارہ
لڑکا ہے ابھی سوا برس کا ہے گود میں لیں پیار کریں الخ افسوس کہ باوجود اس تحریر کے لکچرار صاحب بہادر نے
یہ لکچر دیا اور زیادہ تر افسوسناک یہ امر ہے کہ اگر صدر صاحب نے بموجب اپنی روش کے سکوت اختیار
فرمایا تھا تو خلف الرشید شاہ ابو الخیر صاحب جو اپنے پدر بزرگوار کی جانب سے نیابتًا مضمون سابق بیان
کرنے کے لیے آئے تھے اُن کے منہ پر کیوں مہر لگ گئی اور کیوں امانت میں خیانت روا رکھی اور لکچرار
صاحب کو ایسے خرافات سے نہ روکا۔

قولہ مخالفین جو چاہیں سمجھیں اُن کا جواب نہ دیا جاوے الخ **اقول** افسوس کہ اراکین ندوہ نے سکوت کو
بے غیرتی و بے حمیتی سمجھ کر لکچرار صاحب کی رائے کو رد کر دیا اس وقت ہمارے پاس رسائل ذیل
موجود ہیں جو اراکین ندوہ نے شائع کیے اور بحمد اللہ تعالیٰ **اہل سنت** کی طرف اُن کے دندان
شکن جواب شائع کر دیے گئے کہ پھر کسی رکن **ندوہ** کو جواب کا حوصلہ نہ ہوا چنانچہ ان رسائل کا
نقشہ ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔

فہرست اُن رسائل کی جو ندوہ کی تائید میں ندویوں نے تصنیف کیے ہیں		فہرست اُن رسائل کی جو اہلسنت کی طرف سے جواب رسائل ندوہ میں شائع ہوئے	
نام رسالہ	نام مصنف	نام رسالہ	نام مصنف
ارشاد الکملا	مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب	اسعاد الفضلا لسلب الحیا و الجہلا	مولوی قاضی عبد الوحید صاحب [illegible]
اتمام الحجۃ علی مخالفی الندوہ	مولوی سید احمد صاحب	رجم الجہلا	مولوی سید احمد علی صاحب [illegible]
اعلام تفہیم الاعلام وتنبیہ العوام	مولوی عبد الحق صاحب تفسیر حقانی	سطوۃ لدفع خرافات ارباب دار الندوہ	مولوی حکیم عبد القیوم صاحب
ہدایۃ الالبا	مولوی احمد علی صاحب	غزوہ لہدم سماک الندوہ	مولوی حافظ یقین الدین صاحب بریلوی
مفاسد ندوۃ العلما	مرزا حیرت دہلوی	اظہار مکائد اہل الندوہ	مولوی ارشاد حسین صاحب [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ضروری نہیں تشبیہ ممنوع کی ہے جو بیشک گناہ ہے پھر باوجود ارتکاب تشبیہ ممنوع کے نہایت تفاخر کے
ساتھ اپنے متشرع اور باکمال ہونے کا ادعا و اظہار یہ دوسرا گناہ ہے۔

لال ٹوپی جو فی زماننا ہمارے ملک میں آج ہے اس کا حال یہ ہے کہ فرقہ ضالہ **نیچریہ** نے **عمامہ مسنونہ** کو
چھوڑ کر اس کی جگہ وضع خاص ہمارے لال ٹوپی کی اپنی علامت کے واسطے شائع کی ہے جس پر تشبیہ نیچریہ
پلیڈر صاحب بہادر بلا ضرورت یہ تفاخر کرتے ہیں پس ان کے برا ہونے میں کیا کلام ہے البتہ کفر میں
کلام ہے **ملا علی قاری شرح فقہ اکبر** میں فرماتے ہیں فی الخلاصۃ من وضع قلنسوۃ المجوس علی رأسہ
قال بعضہم یکفر وقال بعض المتاخرین ان کان لضرورۃ البرد وغیرہ لا یکفر والا یکفر قلت وکذا لبس تاج الرفضۃ
مکروہ کراہۃ تحریم وان لم یکن کفرا بناء علی عدم تکفیرہم لقولہ من تشبہ بقوم فہو منہم واما اذا کان فی دارہم و
مامورا بان یمشی کما علی آثارہم فلا یکفر واما جواب بعض العلماء فی مقام الانکار علیہ بلبس ہذہ الکسوۃ بان قلنسوۃ
الازبکیۃ ایضا بدعۃ فلیس فی محلہ فانا ممنوعون من التشبہ بالکفرۃ واہل البدعۃ المنکرۃ فی شعارہم لا منہیون عن کل
بدعۃ ولو کانت مباحۃ سواء کانت من افعال اہل السنۃ او من افعال الکفرۃ واہل البدعۃ فالمدار علی الشعار
وفی المحیط لکن الصحیح انہ یکفر مطلقا الخ۔

قولہ میں مبارکباد دیتا ہوں کہ اس جلسہ کی مخالفت ہی ہوئی جو دلیل ترقی ہے۔ الخ **اقول** آپ
حضرات کے نزدیک آیات **قرآنیہ** واحادیث **مصطفویہ** کی تو کوئی وقعت اپنی لکچر کے سامنے ہی نہیں
مگر لکن خلیفہ ندوہ مولوی **امانت اللہ** غازی پوری کے اقوال تو شاید ضرور قابل قبول ہونگے دیکھو

ف خلاصہ یہ کہ جو مجوس کی ٹوپی پہنے بعض ائمہ فرماتے ہیں وہ کافر ہو جاتے اور بعض متاخرین نے کہا کہ اگر سردی
وغیرہ کے خوف سے ہو تو کافر نہ ہوگا ورنہ کافر ہو جائیگا اور ایسے ہی رافضیوں کی ٹوپی پہنے مکروہ تحریمی ہے۔ اگرچہ کفر نہو
اس بنا پر کہ انھیں کافر نہ کہیں اور یہ اس کی وجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو کسی قوم سے مشابہت پیدا
کرے وہ انھیں میں سے ہے ہاں جو ان کے ملک میں ان کے حکم سے مجبورانہ بحالت اکراہ ان کی وضع میں رہتے آتے
ہوں تو کافر نہیں اور بعض علما کا اس اعتراض سے جواب دینا کہ ان کی ٹوپی بھی تو بدعت ہے بے محل ہے اس لیے کہ ہم
انہیں سے منع کئے گئے ہیں کہ کافروں اور بدمذہبوں سے ان کے شعار میں مشابہت نکریں نہ یہ کہ ہر بدعت سے ممنوع
ہوں اگرچہ وہ جائز ہو خواہ اہل سنت کے افعال سے ہو یا کفار یا مبتدعین کے تو مدار کار شعار ہے اور محیط میں فرمایا
کہ وہ مطلقا کافر ہو جائیگا۔ ۱۲

تحریر جناب مولانا شاہ محمد حسین صاحب میں ہر چند ایک ناچیز شخص ہوں مولوی نہ فاضل
نہ عالم بلکہ محض بنظر حب ایمانی ندوہ کی متعدد مجالس میں شریک ہوا اور جہانتک بہ صحت امکان میں تھا
دینی راستے سے امداد دیتا تھا اول جو امر کہ مجھے اس جلسہ کا ناگوار نظر آیا وہ اجتماع اضداد تھا اس رفع
اضداد کے لیے مختلف تحریریں ناظم کی خدمت میں بھیجیں اور اس کے نقائص بدلائل ذہن نشین
افراد متضادہ کا تضاد بھی پورے طور سے ثابت کیا مگر اراکین ندوہ کو اس کی رفع کی جانب توجہ نہوئی
بلکہ رفع الرفع نصب العین رہا چنانچہ ان حالات کے معائنہ کے بعد اصلاح کی جانب سے قریب قریب
مایوسی سی ہو گئی میں نے اس لیے تجانب اختیار کر لیا اس میں کچھ شک نہیں کہ ندوہ کے بعض سے
اراکین ایسے نکلے جنہیں تقویت کیا بلکہ استیصال کا بہ نسبت مذہب اہل سنت وجماعت کے احتمال
قوی ہے ایک ایسی جماعت میں جو علما کی طرف سے منسوب ہو اور خاص اعانت دین و تعلیم علوم دینیہ کے
لیے قائم ہو ایسے لوگوں کا شریک ہونا اور اس کے اجزا میں معدود سمجھا جانا بعض جماعت کی اغراض و مقاصد
کو آگے نہ پہنچا دیگا بلکہ عوام کے لیے جو حقیقت حال سے واقف نہیں دھوکے میں پڑ کر دین کے برباد کر دینے کا
ذریعہ ہوگا میرے نزدیک جب تک اصلاح کامل نہ ہو شرکت ندوہ درست نہیں اور جوابات الزامی جو بیسیوں
فتاوی السنہ میں درج ہیں بالکل ٹھیک ہیں فقط واللہ اعلم حررہ محمد حسین الفریدی المحب اللہی الچشتی الصابری
کان اللہ لہ

تحریر حضرت جناب مولانا شاہ محمد امین احمد صاحب جواب سب صحیح ہیں اور مجیب مصیب اہل
ندوہ یہ سے یہاں آئے تھے مسجد میں ایک جلسہ منعقد ہوئی میں بھی بسبب واقفی کے شریک ہوا تھا اور
صرف کلمہ گوئی کی بنا پر اتفاق اتحاد کا ذکر تھا مجھے اس مجلس میں ظلمت نظر آئی۔ اور لہذا کبھی نہ تھا میں نے
کتب ندوہ ور دکتب ندوہ کو دیکھا اور پھر جواب من جانب اہل ندوہ کو دیکھا تو کچھ معقول نہ پایا میرے نزدیک
مخالفین ندوہ حق پر ہیں اور میں ان کا شریک ہوں ان کے وعظ و بیان ہوا
موافق مذہب اہلسنت پائے۔

امین احمد فردوسی

قولہ (متعلق خطوط معززین) مولوی قاری عبد الرحمان صاحب پانی پتی حضرت کی ذات لقیہ سلف
اور باعث فخر تھی الخ **اقول** حضرت موصوف کے رسائل مشہورہ مطبوعہ **کشف الحجاب**
ومحو الغشا وغیرہ اور تقریظات وتصحیحات وتحریرات جو **فتح المبین وجامع الشواہد** وغیرہ میں

فہرست اُن رسائل کی جو ندوہ کی تائید میں ولیے تصنیف کیے ہیں		فہرست اُن رسائل کی جو اہلسنت کی طرف سے جواب میں اب تک شائع ہو	
نام رسالہ	نام مصنف	نام رسالہ	نام مصنف
[illegible] المخلوق فی تائید الندوہ	علی اسلم	تہدید الندوہ	مولوی شاہ محمد حسین صاحب [illegible]
بشارات ندوۃ العلما	ناظم صاحب ندوہ	مزق شرارات ندوہ	مولوی ضیاء اللہ خاں صاحب دہلوی
البرق اللامع والنور الساطع	مولوی ظہور الاسلام فتحپوری	رفاہ المؤمنین بابلاغ آہ الحرمین	مولوی حکیم محمد یوسف حسن صاحب عظیم آبادی
جلاء العیون	اسمہ احمد دہلوی	جزاء العیون	مولوی ارشاد حسین صاحب دہلوی

گو ارباب ندوہ کو کچھ جواب الجواب کی جرات نہ ہوئی لیکن پلیڈر صاحب بہادر کی راستے پر ہرگز عمل نہ ہوا

قولہ متعلق فہرست اراکین اعزازی) مولانا حافظ محمد نعیم صاحب فرنگی محلی مولانا شاہ عبد الوہاب صاحب فرنگی محلی مولانا شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی۔ شاہ امین احمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ بہار شریف مولوی محمد عادل صاحب کانپوری مولوی انوار اللہ صاحب حیدر آبادی **اقول** اگر صدر و ناظم و دیگر اراکین و منتظمین ندوہ کے نزدیک نفس الامر میں ان حضرات اراکین اعزازی کی کچھ وقعت و عزت دینی ہے تو سارے نزاعی فیصلہ انہیں حضرات پر رکھدیا جاوے کہ فرق کلمہ گویان واہل قبلہ جو منکر ضروریات دین ہیں ان کی تکفیر اور بکثرت عقائد و مسائل اجماعیہ اہل سنت کی مخالفین کی تضلیل و تبدیع و تفسیق اور صحابہ کرام و اہلبیت عظام کے دشمنوں سے بغض و عداوت رکھنا حق و صحیح ہے جیسا کہ مخالفین ندوہ نے آیات قرآنیہ و احادیث مصطفویہ و اقوال صحابہ و تحقیقات ائمہ کرام سے ثابت کردیا ابراہیم آروی وغیرہ کے اقوال صحیح ہیں۔ جو ندوہ کے رسائل تحفۃ الاتفاق وغیرہ میں ندوہ کی طرف سے شائع کیے گئے اگر ارباب ندوہ خود ان حضرات سے دریافت کرنے کے بعد بغیر تحریف و خیانت کے اُن کا سچا ارشاد شائع کردیں تو سب جھگڑے طے ہو جائیں ہاں اگر صرف برائے نام اُن حضرات کو رکن اعزازی قرار دیا ہے اور دل سے اُن کو بھی تمام سلف و خلف اہلسنت کی طرح دشمن اسلام جانتے ہیں پس اس تقیہ کی جزا عنقریب برود تیا مت پائیں گی ان شاء اللہ تعالے ارباب ندوہ لاکھ کوشش کریں کہ باعانت کذب و افترا اُن کو کامیابی حاصل ہو جائے مگر جاننے والے بخوبی جانتے ہیں کہ جس طرح دیگر اکابر دین نے ندوہ کے خرافات کو مردود ٹھہرایا اسی طرح ان حضرات نے بھی بار بار مجامع و مجالس میں عند الاستفسار ندوہ کے مفاسد کا اظہار فرمایا چنانچہ دو بزرگوں کی تحریریں بھی ہمکو دستیاب ہوئی ہیں وہ ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔

باہر ہے مشیت ایزدی کی مخالفت کا ادعا محض خیال خام ہے چونکہ نیچری لوگ اپنے خیالات میں
آزاد ہیں اور سب کو اپنا ہم خیال کرنا چاہتے ہیں اس لیے مذہبی اتحاد کی بابت نیچری تخیل پر بنا ہے
وما انزل اللہ بہا من سلطان میں پیشتر ندوہ کے خیالات عمدہ جانتا تھا مگر سال گذشتہ سے میری
رائے بدل گئی ہے اور مجھکو یقینی طور سے معلوم ہوا ہے کہ اس جلسہ میں خلاص نہیں بلکہ صرف گرم بازاری
منظور ہے وما علینا الا البلاغ کتبہ محمد منصور علی مرادآبادی عفی عنہ مدرس مدرسہ طیبہ حیدرآباد دکن

قولہ (متعلق تحریر مولوی ظہیر احسن صاحب شوق) آپ کے معتقدات مسائل تائید
احناف میں لائق دید ہیں الخ اقول ہاں ہیں تو وہ مسائل ہیں جن کی تالیف کے جرم میں جناب
شوق صاحب مخالف اسلام و بانی فساد فی الدین وغیرہ وغیرہ قرار پاتے ہیں تم اپنی پردہ پوشی کے
لیے رد اوہام باطلہ غیر مقلدین کو تائید احناف سے تعبیر کر دو مگر جاننے والے جانتے ہیں کہ اسی رد
کو ندوہ حرام جانتا ہے علاوہ رد غیر مقلدین کے حضرت جناب مرشدنا شاہ فضل الرحمن صاحب کے
ارشادات پر جو مولوی محمد علی صاحب ندوی نے اعتراض کیے رسالہ چھپوایا ان پر شوق صاحب نے
جس بیتابی اور جوش خروش کے ساتھ بڑے زور شور کا رسالہ مسمیٰ بہ مقالہ کاملہ فی رد الاجوبۃ
الفاخرہ القاصرہ تصنیف فرما کر شائع فرمایا جس میں ہر طرح کی تجہیل و تضلیل و تذلیل تابع ندوہ
اور وہ رسالہ مطبع قومی پریس لکھنؤ میں طبع ہو گیا ہے کیا ندوہ کے ہوا خواہوں کو اس سے الگ ہونا
لازم تھا اگر آپ شوق صاحب کو سچا ندوی سمجھتے ہیں تو ان کی طرف سے کوئی تحریر شائع کرائیے کہ
کسی فرقہ کلمہ گو کی تکفیر و تضلیل جائز نہیں ہے ہر شخص اپنی سمجھ کا مکلف ہے جس طرح کوئی سنت ہر ملت
و مذہب والے سے راضی ہے کسی فرقہ کو ناجی نہیں سمجھتی یوں ہی خدا کے نزدیک بھی تمام فرقے کلمہ
گویان حق پر ہیں سب سے خدا راضی سب کو ایک نظر سے دیکھتا ہے۔ وغیر ذلک من المفاسد الندویہ

قولہ (متعلق تقریر عبد الجبار پروفیسر ہائی اسکول جبل پور) انسانوں کی رائے وفہم میں خواہ وہ
خواص سے ہوں خواہ علماء میں سے اختلاف ہوتا ہے اسے قبول کیا یہ اختلافات واقع میں نفاق و بغض
ہو سکتے ہیں ہرگز نہیں اس لیے کہ یہ قدرتی اور طبعی امور ہیں ان کو نفاق کا باعث قرار دینا قدرت پر
الزام لگانا ہے الخ اقول اختلافات طبعیہ بلکہ اختلافات مسائل فرعیہ شرعیہ کو موجب رنج و شقاق
و باعث بغض و نفاق ٹھہرانا ضرور بیجا ہے مگر اختلاف عقائد ضروریہ جس کا منشا اختلاف فہم

اُن سے ضلالت وہابیہ و غیر مقلدین کو عموماً اور نذیر حسینین وغیرہ کی خصوصاً ہر ذی علم پر ظاہر ہے پس فی الحقیقت ناظم صاحب اُن کو بھی ضرور معتقد۔ خودکش۔ خارج از اسلام سمجھتے ہین اگرچہ عوام کی فریب دہی کے لیے زبان سے مدح سرائی کرین اور اگر ناظم صاحب فی الحقیقۃ سچے سنی ہین رافضی تقیہ پسند نہین ہین تو صاف صاف ارشاد فرمائین کہ جناب قاری صاحب موصوف کے وہ رسائل وبیانات حق ہین یا باطل۔

قولہ (متعلق خط مولوی وکیل احمد صاحب) یہ مولانا عبدالحلیم صاحب فرنگی محلی کے شاگرد رشید ہین صاحب تصانیف کثیرہ ہین و سیاہ جلیلہ انتقاد المجتہدین بسیحیہ رحنیبہ آپ ہی کی تصانیف سے ہین جن مین تائید احناف اچھے طور پر ہے **اقول** یہ کہتے ہوئے کیون لاج آگئی کہ ان تصنیفات مین وہابیہ مقلدین غیر مقلدین کے اوہام باطلہ کا نام لیکر اچھے طور پر رد وکد کیا ہے اب کہیے کہ مولوی صاحب موصوف دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کے مستحق ہوکر خودکش مفسد مخالف اسلام وغیرہ الفاظ سے تعبیر کیے جانے کے قابل ہین یا نہین اور ان کی تحقیقات وتصنیفات مذکورہ کے رو سے مفاسد ندوہ کا کافی ابطال مقصود ہے یا آپ کی طرح مولوی صاحب نے بھی تبدیل مذہب کی ٹھہرا کر اپنی پچھلی تصنیفات سے رجوع کیا ہو ہان اگر آپ کا یہی خیال ہے تو مولوی صاحب کی مہری و دستخطی تحریر شائع کرنا آپ پر ضرور ہے ورنہ آپ کی کیادی وفریب دہی زمانے مین ظاہر ہو چکی۔

قولہ (متعلق تحریر مولوی منصور علیخان صاحب) تائید احناف مین آپ کی نہایت عمدہ کتاب فتح المبین ہے جو عرصے سے طبع ہوکر مقبول خاص وعام ہے الخ **اقول** وہی **فتح المبین** جس کی نسبت شرح مقاصد ندوہ وغیرہ مین تصریح لکھدیا گیا کہ اس سے اہل ندوہ نے رجوع کیا یا اُس کو پھیر دیا وہی فتح المبین جس مین غیر مقلدین کی تکفیر وتضلیل بخوبی ثابت کی گئی ہے وہی فتح المبین جس کی تصدیق وتصحیح وتسلیم کے بعد مخالفین ندوہ کی حقانیت اور آپ کا بطلان مخفی نہین رہسکتا ہے اب مولوی منصور علیخان صاحب کی تحریر بھی ملاحظہ ہو جاتے جو **فتاوی السنہ** مین شائع ہو چکی فرماتے ہین جوابات مسطورہ مطابق اہل سنت ہین کسی کو جائز نہین کہ ان اصول کا خلاف کرے مجمع ہائے مین اہل سنت کا جلسہ جدا ہونا مناسب ہے بلکہ ضرور ہے پھر اہل التشیع وغیرہ کو اختلاط

چنانچہ تو اپنی ضد احیاء السنن [illegible] الخ [illegible] ندوہ کی توجہ

چاہیے سو مذہب رکھتے ہوں اُن کی اہانت خدا و رسول کی اہانت ہے اُن کی محبت فرض اُن کا بغض
موجب زوال ایمان وغیر ذلک جس کو کچھ بھی شد بد ہے وہ جانتا ہے کہ ائمہ مجتہدین کے نصوص صریحہ
اس کے مخالف موجود ہیں اور مبتدعین کے ساتھ اُن کا بغض کالشمس فی نصف النہار ہویدا ہے
حضرت سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا جہم کو اخرج عنی یا کافر کہکر اپنی مجلس سے نکلوا دینا اُس کا بیان
نے سنا شیخ مجدد صاحب مکتوبات میں فرماتے ہیں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کہ اعلم علمائے
مدینہ ہست شاتم معاویہ و عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما را بقتل حکم فرمودہ است الخ۔ حضرت امام احمد
رحمۃ اللہ علیہ کا مبتدعین سے احتیاط و ورع کا معاملہ تو ایسا ہے جس کا ندوہ کو بھی اقرار ہے
جیسا کہ ارشاد لکھلا سے ثابت ہے البتہ ندوی صاحب نے اس فعل امام احمد کو مقابل و مخالف فعل
رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم ضرور ٹھہرا دیا ہے جس کے متعلق اس کے جواب اسعاد الفضلا
میں تفصیلی بحث موجود ہے۔

قولہ کج خلقی و غضب ناکی اس کا قوی سبب ہے الخ اقول حسب ارشادات شارع علیہ الصلوٰۃ
والسلام و موافق تحقیق ائمہ دین کہ حکماء ملت اسلامیہ ہیں بیشمار ان احادیث عظام جیسے صحابہ کرام و دیگر پیشوایان
اسلام سے کج خلقی کرنا اعزاز دین و حمایت شرع مبین اور وساوس شیطانیہ سے عامہ مسلمین کی حفاظت کا
قوی سبب ہے قطع نظر تصریحات امام غزالی و شیخ مجدد صاحب وغیرہ کے جو حضرات اہلسنت
کی طرف سے رسائل ندوہ کے رد میں بکرات و مرات شائع ہو چکی ہیں اس مقام پر صرف اسی قدر
گذارش کافی ہے کہ ندوہ کے رکن اعظم مولوی عبد اللہ انصاری کی تقریر جو ندوہ بریلی میں
ہوئی تھی اور رسالہ تحفہ ہوگان اسلام مطبوعہ بریلی میں تقسیم کی گئی [illegible] میں فرماتے ہیں
جبرا ہو ولت سے اعانت حاصل کی جاتی ہے اور جو باوجود تندرستی کے بلا عذر شرعی جبر کرنے پر
بھی قبول نہ کرے تو ایسی بیہودہ تو ان سے منافرت کلی کرنی چاہیے بمقتضائے حدیث الحب للہ
والبغض للہ ان سے بغض و عداوت رکھنی چاہیے کیونکہ ان کا انکار محض مخالف شرع شریف ہے الخ
پھر فرمایا اگر تندرست و قوی ہے تو ہرگز اس کے ساتھ رعایت مدارات کا برتاؤ نہ کرنا چاہیے
مدارات سے راہ جبراً سنت ہوگی اس وجہ سے اس مدارات پر بجائے ثواب عذاب ہوگا۔ الخ پھر فرمایا
باوجودیکہ کوئی بیماری وغیرہ اس کو مانع نہ ہو صرف خباثت باطنی سے ایمان شرعی نہ کرے تو ایسی بیہودہ

دنیا سے ہو وہ ضرور مقتضائے حکمت الہیہ باعث بغض و عداوت و نفاق و شقاق ہے کوئی ذی عقل
تجویز نہیں کر سکتا کہ قدرت الہیہ پر اس میں کوئی الزام وارد و قائم ہو سکے اس کی عظیم قدرت اسکی
ارادے اس کی حکمت کے سامنے کس کو مجال دم زدن ہے اسکی کنہ کو دریافت کر لینے کا خیال
کسی صحیح دماغ میں پیدا نہیں ہو سکتا ایسا کیوں ہوا کیوں کیا اس کی کیا ضرورت تھی یہ چون و چرا
وہی کر سکتا ہے جو نہ خدا کو سمجھے نہ رسول کے مرتبے سے واقف ہو ہاں اس قادر مطلق کی یہ شان ہے کہ

یضل من یشاء ویہدی من یشاء شرح فقہ اکبر میں ہے الاختلاف فی علم الاحکام رحمۃ والاختلاف
فی علم التوحید والاسلام ضلالۃ وبدعۃ والخطاء فی علم الاحکام مغفور بل صاحبہ ماجور بخلاف الخطاء من
علم الکلام فانہ کفر ووزر وصاحبہ مأزور انتہی

قولہ صحابہ کرام میں جو اختلافات تھا ان میں نزاع و عناد کا ذرہ برابر بھی اثر نہیں پایا گیا الخ **اقول** زمانہ
صحابہ کرام میں جو فیما بینہم اختلاف تھا وہ احکام فرعیات میں تھا اور چونکہ اس اختلاف کا وجود
سراسر رحمت ہے لہذا فیما بینہم عناد کا اثر نہ پایا جانا ضروری تھا لیکن اس سے ندوہ کو کیا فائدہ پہنچ
سکتا ہے ہاں اگر فیما بینہم اپنے اختلاف عقائد ثابت کرنے کے بعد ان کی یہ ہدایات بھی ثابت کرتے
کہ ہر شخص اپنی سمجھ پر مکلف ہے کسی کو کسی عقیدہ کی رو سے کلمہ گو کی بعد بدعتی و گمراہ اس کی اہانت
کرنا مناسب نہیں تو البتہ آپ کو سند اور مخالفین ندوہ پر حجت قائم ہو سکتی تھی اور اس کی اجمالی کیفیت
یہ ہے کہ خود صحابہ کرام کے زمانہ خیر و برکت میں یہ اختلاف حادث ہوا صحابہ کرام نے ان
مختلفین کو باوجود ان کی کلمہ گوئی اور مصلے اہل القبلہ ہونے کے گمراہ و کافر سمجھا ان کی
تذلیل و تحقیر ان کی اہانت کو ضروری سمجھا جیسا کہ منکرین زکوۃ و روافض و خوارج و قدریہ
وغیرہم کا حال روایات صحیحہ سے ثابت ہے پس ندوہ کی کارروائی اور ہائی سکول کے
پروفیسر صاحب کی تقریر پر تندویر قطعاً مخالف صحابہ کرام اور سراسر نفاق و شقاق پر مبنی ہے
قولہ یہی حالت ائمہ مجتہدین کی تھی الخ **اقول** ائمہ مجتہدین پر افترا پردازی بہتان سازی
کو آپ آسان امر سمجھنا ایسا نہیں جس کی پاداش بہت کچھ نہ بھگتنا پڑے ائمہ مجتہدین نے ہرگز نہیں
فرمایا کہ ایمان و اسلام کا مدار فقط کلمہ گوئی پر ہے اور جو ہمارے قبلہ کی طرف نماز پڑھے وہ
کبھی عقیدہ فاسدہ سے گمراہ یا کافر نہیں ہو سکتا اور تمام فرق کلمہ گویاں ہمارے بھائی ہیں

وانہ دست اہل اسلام کو باہر نکالتے ہیں سنی شیعوں کو اور وہابی بدعتیوں کو اور بدعتی وہابیوں کو کافر
نا ناجی بتاتے ہیں الخ الحاصل انہی حرکات شدیدہ سے بھی یہ تقلید ہیچ یا اغوا و تضلیل و فریب دہی عوام کے
واسطے ہیچ جو **روافض** وغیرہم کو زبردستی اپنی منہ زوری سے **اہل سنت** کا بھائی ٹھہرانے
کے لیے وقتی احادیث مجملہ پیش کر دیتے ہیں مگر وہ خوب یقین کریں کہ ان تدبیروں سے **مخالفت**
تحقیقات ائمہ اہل سنت کا داغ ان کی پیشانی سے کسی طرح مٹ نہیں سکتا ہے

شرح **فقہ اکبر** میں ہے ولا یخفی[1] ان المراد بقول علمائنا لا یجوز تکفیر اہل القبلۃ بذنب لیس مجرد
التوجہ الی القبلۃ فان الغلاۃ من الروافض الذین یدعون ان جبریل غلط فی الوحی وبعضہم قالوا انہ
الٰہ لیسوا بمومنین وان صلوا الی القبلۃ وہذا ہو المراد بقولہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی صلاتنا واستقبل
قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلک المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ الخ خلاصہ مرام یہ ہے کہ دربار رسالت میں
جو کوئی شخص بھی کلمہ شہادت وحدانیت و رسالت پڑھ کر کعبہ کی طرف نماز ادا کرتا اس پر تمام ضروریات
دین کا اقرار و اعتقاد بھی لازمی اور ضروری تھا جبکہ کوئی بھی آنحضرت خاتم رسالت صلی اللہ
علیہ وسلم کے دست حق پرست پر ایمان لا کر فقط لا الہ الا اللہ کہہ دیتا تھا تو اس کی نیت بھی ہر دو ہو
تی کہ تمام دینی ضروریات پر ایمان لاتا ہوں جیسے من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ وغیرہ احادیث کا
مطلب یہی ہے اور صحابہ کرام کا قبول کرنا بھی یہی تھا سوا اس وقت دوسرا احتمال ہی پیدا ہونے کا
احتمال ہی نہ تھا ان بعد تشریف لیجانے کے جو شخص کوئی اسلام کے تعلیمات اس کے افعال سے
ضروریات دین احکام ضروریہ اسلام کا انکار کیا وہ باجماع صحابہ کرام مرتد کافر ٹھہرائے گئے ۔
علی ہذا القیاس حضرت سیدنا **امام اعظم** رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد یار کا اپنے استدلال میں پیش کرنا
محض غیر مفید امر ہے ہاں اگر امام نے فرما دیا ہوتا کہ ہر فرقہ کلمہ گو یا ان جو ہمارے قبلہ کی طرف سجدہ

[1] پوشیدہ نہیں ہے کہ ہمارے علما کا ارشاد کہ اہل قبلہ کو کسی گناہ پر کافر کہنا جائز نہیں اس سے صرف قبلہ کو
منہ کرنا مراد نہیں کہ غالی رافضی جن کا ادعا ہے کہ جبریل نے وحی میں غلطی کی اور ان میں بعض نے مولا علی کو
خدا کہا یہ لوگ مسلمان نہیں اگرچہ قبلہ کی طرف نماز پڑھیں اور یہی مراد ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس
ارشاد کی کہ جو ہمارا سا نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے وہ مسلمان ہے
جس کے لیے اللہ اور اللہ کے رسول کا عہد ہے ۱۲

عورت سے تمام مسلمان مرد ہو، تو ان کو متارکت کلی کرنی واجب ہے اُس سے سلام کلام نہ کریں
نہ کسی قسم کی اُس کو مدد دیں حتیٰ یتوب او یموت الی آخرہ

قولہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے من صلّی صلوٰتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا
فذالک المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ و رسولہ اسی بناپر حضرت امام ابوحنیفہ نے فرمایا ہے لا نکفر احدًا من اہل القبلۃ

اقول فرقہ **مرتدین و منکرین زکوٰۃ** سے لیکر فرقہ نجدیہ و نیچریہ تک تمام فرق ضالہ اہل قبلہ میں اسی بلا میں
مبتلا ہیں کہ یؤمنون ببعض الکتاب و یکفرون ببعض لیس خبر **نیچریہ** یا ستدلال حدیث من قال لا الٰہ الا
اللہ دخل الجنۃ وغیرہ احادیث کے دیگر **ضروریات دین** کا اقرار اسلام میں ضروری نہیں جانتے ہیں
جیساکہ مجموعہ لکچر **سید احمد خان** میں ہے کون کافر ہے جو اس بات کو نہیں جانتا کہ من قال لا الٰہ الا اللہ فہو مسلم
من استقبل قبلتنا فہو مسلم الخ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب مشہور ہے لا نکفر اہل القبلۃ باوجود فروعی مسائل
میں اختلاف ہونے کے سبب کس طرح ہماری قوم نے اس حبل المتین کی بندش کو توڑا ہے اس رشتۂ اخوت
کو جسے خدا نے قائم کیا ہے چھوڑا ہے جس قصبہ و شہر میں جاؤ جس مسجد و امام باڑے میں گذرو باہم مسلمانوں
شیعہ و سنی وہابی و بدعتی لامذہب و مقلد ہونے کی بنا پر آپس میں نفاق و عداوت پاؤگے قوم کی ترقی
سب سے اول مرحلہ یہ ہے کہ ہم آپس کی محبت سے اس عداوت و نفاق کو جو ہمیں ہے مبدل کریں بلکہ کسی
شخص سے اس خیال پر کہ وہ شیعہ ہے یا سنی یا وہابی ہے یا بدعتی ہے یا لامذہب ہے یا مقلد اگرچہ آپس سے
بھی بدلحاظ کے ساتھ ملقب جب کہ وہ خدا اور خدا کے رسول کو برحق جانتا ہے کسی قسم کی عداوت و
مخالفت نہیں رکھنی چاہیے بلکہ اس کو بھائی اور کلمہ کا شریک سمجھنا اور اس اخوت کو جس کو خدا نے قائم کیا
قائم رکھنا چاہیے الخ ملخصًا اسی طرح مولوی **مہدی علی خان** فرماتے ہیں غور کیجیے کہ اسلام مقصود بانیٔ
اسلام کا اسلام سے کیا تھا اور خدا کی ذات سے دنیا کے پیشوا اسلام کی کیا حقیقت ہے بتائی تو حقیقت اسکی
مقصود دنیا میں ایک برادری قائم کرنا تھا اور تمام عالم کو ایک برادری بنادینا اسلام کے بانی
ہمارے پیشوا نے ایسا صاف کردیا کہ صرف خدا کا ماننا اور لا الٰہ الا اللہ کہنا تمام کفر کی ظلمت کو دور
کردیتا ہے اور یہ مروت کا تقاضا ہے علیہ التحیۃ والصلوٰۃ فرماتے ہیں من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ لیکن ہم نے
وسیع دائرہ اسلام کو کہاں تک محدود کردیا اور کتنی مختلف اور چھوٹی چھوٹی جماعتیں قائم کرلی ہیں اور
رات دن چھوٹے چھوٹے مسائل اور ضعیف باتوں پر کیسے جھگڑتے ہیں اور ذرا سی بات پر آپس میں

ودلالت آن بر عدم تکفیر محمول بر توجیه و تاویل ست الخ شاہ عبد العزیز صاحب فتاوی
میں متعلق خوارج کے لکھتے ہیں اما متاخرین چون دیدند که حالا آن شبہات بالکلیہ زائل گردیده
وحق از باطل متمیز گشته و بہتان آن ملاعین بے اصل برآمده و بعد تتبع احادیث صحیحہ یافته شده که
جناب رسالت مآب با دشمنان حضرات ختنین معاملہ کفار فرموده اند ناچار بحکم تکفیر سابّ ختنین
نموده اند وہو المذہب المنصور المفتی به فی زماننا الخ ملخصاً۔

قولہ فقہ اکبر کی شرح میں ملا علی قاری لکھتے ہیں وقد ذکروا ان المسئلة المتعلقة بالکفر اذا
کان لہ تسع وتسعون احتمالا للکفر واحتمال واحد فی نفیه فالاولی للقاضی ان یعمل بالاحتمال النافی للکفر
لان الخطاء فی ابقاء الف کافر اهون من الخطاء فی افناء مسلم واحد یعنے اگر کسی کا کفر ننانوے احتمالوں سے
ثابت ہوتا ہو اور ایک احتمال سے دور ہو جاتا ہو تو قاضی و مفتی کو مناسب ہے کہ نفی کفر کے
احتمال پر عمل کرے الخ **اقول** ندویہ نے باتباع و تقلید بعض رسائل مطبوعہ مجددیہ کے یہ خیال
بھی شائع کیا ہے کہ جب شخص میں ننانوے باتیں کفر کی پائی جاویں اور ایک بات اسلام کی پائی جاوے
یعنے کلمہ گو ہو تو اس کو کافر نہ کہنا چاہیے کہ گو ننانوے احتمالات اس شخص میں کفر کے ہیں مگر ایک
احتمال اسلام کا بھی تو ہے اور اسلام غالب ہے پس اسی کا حکم کیا جانا لازم الخ اور اسی بنا پر تحریر شیعہ
ور روافض کی تکفیر کرنے والوں کی تجہیل و تضلیل کی جاتی ہے حالانکہ یہ محض مغالطہ اور سراسر سفسطہ ہے کہ
اسلام تو جمیع احکام شارع علیه الصلوة والسلام کے قبول کرنے کا نام ہے پس جو شخص
مثلاً سو امور ضروریات اسلام کی تصدیق کرتا اور ایک امر ضروری کا انکار کرتا وہ بھی بحکم ائمہ
دین کے قطعاً کافر ہے ملا علی قاری کی عبارت کا وہ مطلب جو تحریر
ندوہ نجدیہ نے ٹھہرایا ہے ہرگز اس عبارت سے مراد نہیں ہے اس لیے کہ وہ اس مسئلے کا
حکم لکھتے ہیں جس میں احتمالات متعدد ہوں نہ اس شخص کا حکم جو متعدد عقائد کفریہ رکھتا ہو اور ایک
عقیدہ اسلامیہ یعنے **کلمہ شہادت** کا اقراری ہو۔

مخفی نہ رہے کہ ہمیشہ سے فرق ضالہ خذلہم اللہ کی عادت ہے کہ اکابر دین کے کلام **تحریف**
کرتے ہیں جو کہ یہاں ماسبق اور لاحق سے قطع و برید کرنے کے بعد ملا علی قاری کی عبارت لکھی گئی

سله یہی مذہب منصور ہے اور اسی پر ہمارے زمانے میں فتویٰ ہے ۱۲

سیواسطے ان ہی ملا علی قاری نے شرح شفا میں صاف فرمادیا ہے وا ما القول بان لا نکفر احدا من اہل القبلۃ فلیس علی اطلاقہ بل فیہ تفصیل معتبر کما بینتہ فی شرح الفقہ الاکبر الخ غرض کہ تا مید ندوہ کے لیے ملا علی قاری کا حوالہ دینا محض وقاحت ہے لیکن کسی سرکاری اسکول کی پچہری ڈیٹی اور جیز ہے اور فنون اسلامیہ دینیہ کی استعداد دقیق تطبیق اقوال علماء اعلام دوسری چیز مگر ایسے لوگون سے نہ کوئی تعجب اور نہ کوئی شکایت تعجب اور شکایت کا محل تو صدر وناظم سے ہے کہ ان بزرگوار دن نے دیدہ و دانستہ و دانستہ اختیار کیا کہ جس سے اہل سنت مذہب اہل سنت کو صریح نقصان پہنچا اور باوجود متعدد آگاہیون کے اصلاح کی طرف متوجہ نہ ہوتے قال اللہ المشتکی وہو المستعان وعلیہ التکلان ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین آمین والحمد للہ رب العالمین

یہ قول کہ ہم اہل قبلہ سے کسی کو کافر نہیں کہتے مطلق نہیں ہے بلکہ اسمین تفصیل قرار پا چکی ہے جیسا کہ مین نے شرح فقہ اکبر مین بیان کیا ۱۲

فہرست رسائل موجودہ مطبع اہل سنت وجماعت واقع بریلی

علاوہ ان رسائل کے جو رد ندوہ کے جن کے نسخے باقی نہ رہے انتیس[۲۹] رسالے مطبع مین موجود ہین

قیمت	مضمون	نام کتاب	نمبر شمار
۱ر	حضرت عالم اہلسنت و ناظم ندوہ مین جو مراسلت ہوئی معہ خطوط سنت	مراسلات سنت و ندوہ	۱
۲؍	ندوہ بریلی کے مفصل واقعات مع شہادات	سرگزشت و ماجرا ندوہ	۲
۵ر	ان فتاوی مین ضلالت ندوہ کا اظہار ہے جسپر ۱۲۲ علماء کی مہرین ہیں	فتاوی السنہ لالجام الفتنہ	۳
۲ر	مقاصد و مفاسد ندوہ کا سچا آئینہ رسالہ اتفاق کا قاہر و باہر رد	ندوہ کا ٹھیک فوٹو گراف	۴
۳؍	ارشاد الکملا کا رد	اسعاد الفضلا لسلب لحاد الجہلا	۵
۳؍	اتمام الحجۃ کا رد	رغم الجہلہ	۶
۷ر	رسالہ اتفاق کا رد	دافع اہل نفاق	۷
۶؍	صدق لامع کا رد	رفاہ المؤمنین فی اتباع اہالی الحرمین	۸

یاد رہے کہ جس طرح نصوص قطعیہ ضروریات دین کا انکار بطور عناد کے کفر ہے اسی طرح جو شخص
باوجود اقرار ان نصوص قطعیہ کے انکی تاویل کرے تو یہ انکار ضروریات دین بطور تاویل بھی
کفر ہے وہی ملا علی قاری اسی شرح فقہ اکبر میں فرماتے ہیں و اما من
یؤول النصوص الواردۃ فی حشر الاجساد و حدوث العالم و علم الباری بالجزئیات فانہ یکفر لما
علم قطعا من الدین انہا علی ظواہرہا الخ [1]

غرض کلام یہ ہے کہ جو فرقے باوجود کلمہ گوئی اور بوجود اہل القبلہ کے ضروریات دین کا
انکار کرتے ہیں خواہ عناداً خواہ تاویلاً وہ بالاجماع قطعاً کافر ہیں اور غیر اہل قبلہ و مقرین و منکرین
جمیع ضروریات دین میں سے جو شخص شعار کفر یا موجبات کفر کا مرتکب ہوگا وہ بھی قطعاً
کافر ہو جاویگا جیسا کہ اکثر وہابیہ باوجود دعوے اسلام و اقرار ضروریات دین کے جناب
سید المرسلین صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی شان ارفع و اعلے میں کلمات استخفاف
و توہین کا استعمال تحریراً و تقریراً شائع کرتے ہیں حالانکہ یہ امر علی الاطلاق کفر ہے جبھی
تو علمائے عرب و عجم وہابیہ کے کفر کا حکم صادر فرما رہے ہیں ملا علی
قاری شرح فقہ اکبر میں فرماتے ہیں ان المراد بعدم تکفیر احد من اہل
القبلۃ عند اہل السنۃ انہ لا یکفر ما لم یوجد شیء من امارات الکفر و علاماتہ ولم یصدر عنہ شیء
من موجباتہ الخ [2]

اور شرح فقہ اکبر میں فرماتے ہیں قال ابن الہمام و بالجملۃ فقد ضم الی التحقق الایمان
اثبات امور الاخلال بہا اخلال بالایمان اتفاقا کترک سجود للصنم و قتل نبی او الاستخفاف بہ او بالمصحف و الکعبۃ [3]

[1] جو نصوص حشر اجسام اور حدوث عالم اور جزئیات کو علم باری محیط ہونے کے بارے میں وارد ہیں ان میں
جو تاویل کرے وہ کافر ہو جائیگا کہ دین سے بالیقین معلوم ہے کہ یہ نصوص اپنے ظاہر پر ہیں ۱۲

[2] اہل قبلہ کو کافر نہ کہنے سے اہل سنت کے نزدیک یہ مراد ہے کہ جب تک اس میں کوئی علامت کفر کی نہ پائی
جاوے اور نہ کوئی کفر کی بات اس سے صادر ہو ۱۲

[3] امام ابن ہمام نے فرمایا ایمان کے ساتھ اور کچھ باتیں بھی ہیں کہ ان میں سے کسی میں خلل لانا بالاتفاق ایمان میں
خلل لانا ہے جیسے بت کو سجدہ کرنا کسی نبی کو قتل کرنا کسی نبی یا قرآن مجید یا کعبہ معظمہ کی توہین کرنا ۱۲

نمبر شمار	نام کتاب	مضمون	قیمت
۹	اظہار مکائد اہل الندوہ	رسالہ مقاصد ندوہ کا رد	۲؍
۱۰	حادثہ جانکاہ مفتی لطف اللہ	مفتی لطف اللہ کے خطوں کا رد	۵؍
۱۱	مزق شرارات ندوہ	بشارات ندوہ کا رد	۵؍
۱۲	ہزوہ لہدم سماک الندوہ	ہدایۃ الالبا کا رد	۱۰؍
۱۳	رغم الہازل	قول الفاصل کا رد	۲؍
۱۴	جزاء العیون لاہالی العیون	جلاء العیون کا رد	۲؍
۱۵	جشوہ لتنبیہ ارباب الندوہ	خطوط واضطرابات صدر ندوہ کا رد	۰؍
۱۶	ندوہ کا نتیجہ روداد سوم کا نتیجہ	مختصر روداد سوم ندوہ کا رد	۲؍
۱۷	سیوف القنوہ علی ذمائم الندوہ	کلاں روداد سوم کا رد	۳؍
۱۸	بارش بہاری بر صدف بہاری	عبدالوہاب بہاری کی دو ورقی کا رد	۱؍
۱۹	الندید الاحد لمن سطا د السعید	ضلالات ندوہ کا مطول بیان مفصل رد	۰۲؍
۲۰	التذنیب المبین للمندوبین	ساٹھ دلیلوں سے ندوے کے میل جول کا رد	۱؍
۲۱	آہ مظلوم	جہالات ندوہ کا ظریفانہ ولطیف رد	۰؍
۲۲	عشوہ فی وجوہ شیاع دار الندوہ	مدح بدمذہبان کا رد	۰؍
۲۳	مظہر حق	خط وخطایائی ناظم کا رد ایک حق پسند رکن ندوہ کی عمدہ تصنیف	۱؍
۲۴	فغان اسلام	شناعات ندوہ کا بیان نصرت مذہب اہلسنت کا اعلان	۵؍
۲۵	جسد ندوہ	رد ندوہ میں صدر ندوہ ودیگر علما کا فتوے	۰؍
۲۶	اشتہارات خمسہ	وہ اشتہارات جو زمانہ ندوہ بریلی میں اہلسنت نے شائع اور اہل ندوہ قبول حق سے باز رہے	۱؍
۲۷	تقریرات ثلثہ	رد خرافات ندویان میں تین اہل علم کی تقریریں	۱؍
۲۸	فک فتنہ از بہار وپٹنہ	بہار لطیف وپٹنہ میں حق کا اظہار ناظم وغیرہ ارکین ندوہ کا مقابلہ اہلسنت ہوا	۰؍
۲۹	اشتہار وہاب	پچیس سو بار ندویوں کو دعوت مناظرہ۔	۰؍
۳۰	تحریک وتجویز	اطراف وبلاد کے علما وعمائد کی تجویز کہ جب تک ندوہ پابندی مذہب اہلسنت کا اقرار نہ کرے	۰؍
۳۱	مکتوبات علما وکلام اہل صفا	علما کے خطوط جو شناعات ندوہ کے بارہ میں آئے	۰۲؍